فیضان حافظ



مؤلف

حضرت مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری حفظہ اللہ تعالیٰ

سجادہ نشین خانقاہ و درگاہ حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ‘ نامپلی‘

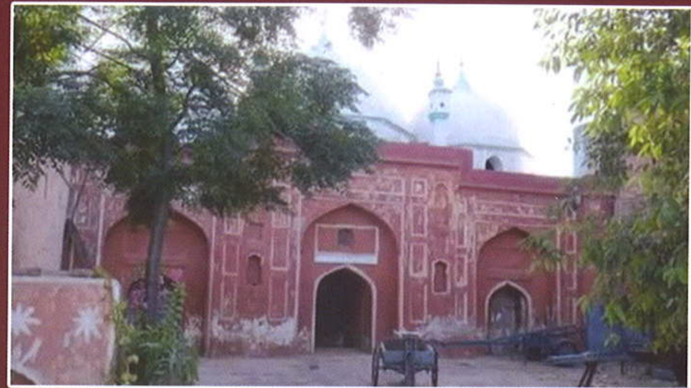
و امیر جامعہ نظامیہ حیدرآباد (تلنگانہ) انڈیا

ناشر

اشاعت العلوم صابریہ درگاہ حضرت شاہ خاموش قدس سرہ

نامپلی‘ حیدرآباد (تلنگانہ) الہند

Faizan Hafiz

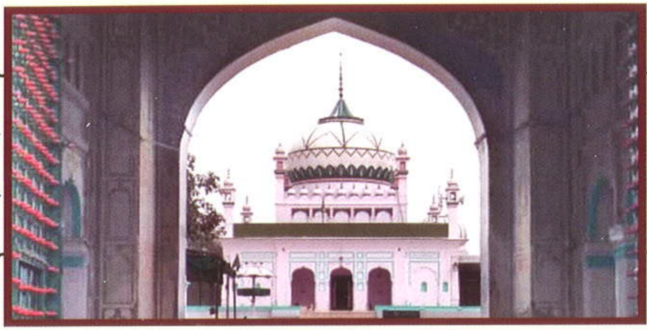


مسجد حضرت حافظ محمد موسیٰ علیہ الرحمہ، مانک پور شریف



بلند دروازہ، باب الداخلہ، درگاہ شریف حضرت حافظ موسیٰ علیہ الرحمہ مانک پور شریف

فیضان حافظ



مؤلف

حضرت مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری حفظہ اللہ تعالیٰ

سجادہ نشین خانقاہ و درگاہ حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ، نامپلی،

و امیر جامعہ نظامیہ حیدرآباد (تلنگانہ) انڈیا

ناشر

اشاعت العلوم صابریہ درگاہ حضرت شاہ خاموش قدس سرہ

نامپلی، حیدرآباد (تلنگانہ) الہند

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مؤلف : حضرت مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری
سجادہ نشین خانقاہ ودرگاہ حضرت شاہ خاموشؒ
وامیر جامعہ نظامیہ۔حیدرآباد

طبع : اول

تعداد : 1000 ایک ہزار

سن اشاعت : ڈسمبر 2018ء

کمپیوٹر : مولوی حافظ محمد عبید اللہ فہیم قادری الملتانی صابری

مطبوعہ : مطبعہ ابوالوفاء الافغانی جامعہ نظامیہ۔

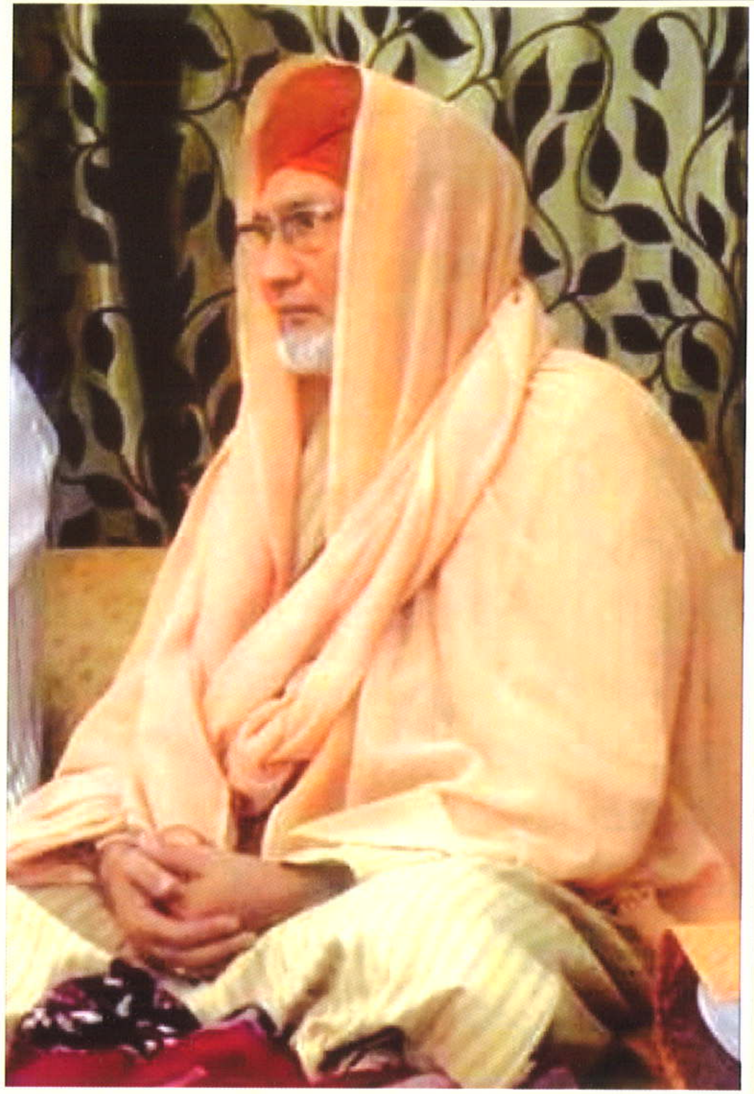
9390045494

ناشر

اشاعت العلوم صابریہ

درگاہ حضرت شاہ خاموش قدس سرہ

نامپلی، حیدرآباد۔الہند۔فون: 09849276281



حضرت مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری حفظہ اللہ تعالیٰ

سجادہ نشین خانقاہ ودرگاہ حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ، نامپلی،

وامیر جامعہ نظامیہ حیدرآباد (تلنگانہ) انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق حق حق

پیش لفظ

الحمدللہ و کفی و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی . امابعد

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کرۂ ارض کا ہر خطہ بزرگان دین اولیاء کرام کے فیوض و برکات اوران کے احسانات سے سرسبز وشاداب ہے۔

اولیاء کرام نے اپنے رشد و ہدایت اوراپنے طرز عمل، رواداری، صلح پسندی، وکرامات، سے ملت اسلامیہ کی رہبری فرمائی اوران کی اصلاح کی۔اولیاء کرام نے اپنے اخلاق وعادات وصلح پسندی سے نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں میں بھی روحانی واخلاقی اصلاح کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیئے جس سے اسلام کی اشاعت ہوئی۔

ذکرصالحین سے قلوب منور ہوتے ہیں اورعمل کی توفیق ہوتی ہے زیرنظر تذکرہ بھی اسی سلسلہ کی ایک زریں کڑی ہے جوحضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب حافظ محمد موسی صوفی چشتی القادری مانک پوری قدس سرہ العزیز کی سوانح حیات پر مبنی ہے۔اس تذکرہ میں قلمی نسخہ حضرت حافظ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اور دیگر سوانح کی معتبر کتب انوار العاشقین، دیوان حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ، انوارالعارفین اور مدارالعالمین جوعلمی ادبی اور خانقاہی حلقوں میں مستند تسلیم کی جاتی ہیں کے مواد سے استفادہ کیا گیا۔

اس سوانح حیات میں حضرت ممدوح علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت،

عہد طفولیت، پرورش، تعلیم، شوق الٰہی، تلاش پیر دستگیر، بیعت، خلافت، مجاہدات، ریاضات، عبادات، خدمت شیخ، توجہات مرشد برحق، ذکر واذکار محبت الٰہی، واردات قلبی، فنـا فی الشیخ، فنا فی الرسول، فنا فی اللہ کی کیفیات کے علاوہ ذوق شعر وسخن کا ذکر کیا گیا۔سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کی خصوصیات، علمی روحانی خدمات، خانقاہی نظام کا استحکام، مجالس ذکرواذکار، محافل سماع، تاریخ تعمیرات، مع مادہ تاریخی، کرامات اوراس عہد کے بعض اہم اور نایاب واقعات کو درج کیا گیا ہے۔جومتقدین کی مستند کتابوں سے ماخوذ ومستفاد ہےاورقارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کا موجب ہے۔حضرت ممدوح علیہ الرحمہ کے یکتا وطاق خلفائے اجلہ کا تذکرہ کہیں مجمل اور کہیں مفصل درج کیا گیا ہے۔بطور خاص حضرت ممدوح علیہ الرحمہ کے خلیفہ اجل پیر دستگیر حضرت سید معین الدین حسینی المعروف بہ حضور شاہ خاموش علیہ الرحمہ کا ذکر مبارک کسی قدر شرح وبسط سے قلم بند کیا گیا ہے۔حسب ذیل ذومعنی اشعار جوحضرت سید معین الدین حسینی المعروف بہ حضور شاہ خاموش علیہ الرحمہ کے نظم کردہ ہیں جس میں عشق اورفنـا فی الشیخ مظہر ہے۔

بد ہوں یا نیک ہوں میں تیرا تو میرا حافظ
تجھ کو پایا خدا پایا تجھے میں جانتا ہوں
ناخدا سے التجا کیا اپنا حافظ ہے خدا
عشق کی کشتی میں ہوں پتوار ہونا ہو سو ہو

خدا اپنا حافظ ہے پھر خوف کس کا
نہ دشمن ہے کوئی نہ کوئی عدو ہے

غیر خدا کون ہے حافظ میرا
ماں ہے اگر باپ ہے یا پیر ہے

اُٹھے ہے دریا میں جب کہ طوفان آپ حافظ ہے اور نگہبان
اگر ہے طوفان وگر ہے لنگر اُوپر تو ہی ہے اِدھر تو ہی ہے

باند خاموشؔ کمر جلد سے کر عزم سفر موج دریا سے نہ ڈر
ناخذ کشتی کا کچھ تیرا نگہبان نہیں تیرا حافظ ہے خدا

نیز حضرت حافظ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کا نظم کردہ شجرہ مبارک جو زبان فارسی میں ہے اس کو احقر نے اس فقیر تک مکمل کر کے اردو ترجمہ کے ساتھ شامل اشاعت کیا ہے۔

امید ہے کہ اس سے کما حقہ استفادہ کیا جائیگا اور اس کو برادران طریقت بطور خاص اپنے مطالعہ میں رکھیں گے اور بزرگوں کے نفس گرم سے اپنے انفاس کو حرارت اور عشق الٰہی کو تازہ رکھنے کا کام لیں گے اللہ پاک اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ وما توفیقی الا باللہ.

فقط

سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری
سجادہ نشین خانقاہ و درگاہ حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمۃ نامپلی
و امیر جامعہ نظامیہ حیدرآباد (تلنگانہ) انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق حق حق

نحمد اللہ و نصلی علی حبیبہ الکریم و الہ الطاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین .

حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب حافظ محمد موسیٰ صوفی چشتی القادری مانک پوری قدس سرہ العزیز

حضرت کی جائے پیدائش موضع دارالسرور بہلول پور جس کو بہلول لودھی شہنشاہ ہندوستان نے آباد کیا تھا۔ محلّہ غازی پور نزدیک قلعہ پرگنہ روپڑ شریف ضلع انبالہ ہے حضرت کی ولادت ۱۱۷۰ ہجری میں ہوئی۔ حضرت خواجہ عبداللہ شاہ امروہویؒ نے اپنے انسرو میں درج کیا ہے کہ کم سنی میں والدین بزرگوار کا وصال ہوا اور والد بزرگوار کا اسمِ شریف حضرت شیخ احمد صاحبؒ بن شیخ نعمت اللہ ہے (سجع موسیٰ طفیل احمد) (بر طور یافت نعمت) اور عم کلاں نے آپ کو اور بڑے بھائی صاحب شیخ محمد امین کو پرورش فرمایا اور عبدالقادر خاں قوم افغان رئیس بہلول پور مرفہ الحال امیر تھے اُن کا ایک لڑکا مسمی یعقوب خان بسبب ہمسنی کے حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کے ہمراہ کھیلا کرتا تھا جب اس کے والد نواب یعقوب خان صاحب اس کی تسمیہ خوانی (مکتب) کر کے معلم کے سپرد کیا لڑکے نے کہا میں ہمراہ حافظ محمد موسیٰ کے مکتب کو جاؤں گا ورنہ میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔ آخر خانصاحب نے حافظ صاحب قبلہؒ اور اپنے لڑکے کو حاجی حافظ عبداللہ صاحب کے سپرد کر دیا اور کہا حافظ صاحب یہ دونوں فرزند میرے ہیں ان کی تعلیم میں برابر کوشش کرنا' اُستاد نے بڑی شفقت سے دونوں کو تعلیم دی اور نو برس کی عمر میں حفظ کی تکمیل کی اور حضرت حافظ صاحب قبلہؒ نے محراب سنا دیا (تراویح)۔۔

روایت ہے کہ میاں حاجی محمد حیاتؒ خلیفہ حضرت سید محمد اعظم صاحب قبلہؒ روپڑی' ایک دن بہلول پور محلّہ غازی پور میں صاحبزادہ سید محمد بخش روپڑی کے ہمراہ ہو گئے' حضرت حافظ موسیٰ علیہ الرحمہ کا آبائی مقام جہاں زوجہ بلاقی جاٹ مرحوم رہائش پذیر تھیں۔ انہوں نے کہا اے صاحبزادہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حافظ جی پیدا ہوئے ہیں جب وہاں سوتی ہوں یا بھینسیں باندھتی ہوں تو ضرر (تکلیف) ہوتا ہے بے بسی میں دروازہ اس کا بند کر دیتی ہوں اور اُس مقام کو سلام کرتی ہوں۔

یہ روایت ہے کہ حضرت حافظ صاحب قبلہؒ تحصیل علوم ظاہری سے فارغ ہوئے نماز پنجگانہ، تہجد، اشراق و چاشت و روزے کے اور کوئی شغل نہ تھا مگر کشود کار و تسلی نہ ہوئی سنت کی ادائی کیلئے آپ نے نکاح کیا۔ بعض کہتے ہیں اولاد ہوئی اور بعض کہتے ہیں نہیں ہوئی۔

القصہ شوق الٰہی غالب ہوا پیر کامل کی تلاش میں تھے کہ خواب میں دو ملک کہتے ہیں حافظ تم کو زن و فرزند کے لئے خدائے تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا، تلاش مرشد کامل کرو اس وقت کے بعد سے پیر کی تلاش میں زیادہ سرگرداں تھے۔ الہام غیب یا عالم رویا یا کسی درویش سے معلوم ہوا۔ پیر تمہارا قصبہ روپڑ میں ہے اسم شریف حضرت سید محمد اعظم چشتیؒ ہے۔ روپڑ شریف پہونچے اور حضرت سید محمد اعظم صاحب قبلہؒ سے ملاقات فرمائے مگر بیعت نہیں کئے اس خیال سے کہ شاید ممکن ہے کہ کوئی اور سید اعظم صاحب ہوں یہ حضرت تو عیال دار (آل اولاد والے) ہیں وہاں سے رخصت ہو کر ملتان پہونچے ملتان میں ایک بزرگ محمد اعظم صاحبؒ اپنے مریدوں کے ہمراہ تشریف فرما تھے جب وہاں پہونچے تو وہ بزرگ حضرت حافظ صاحب قبلہ

کو دیکھ کر سروقد کھڑے ہو کر فرمائے بابا تم جو خواب دیکھے تھے وہ حضرت سید اعظمؒ روپڑی ہیں یہ سن کر آپ واپس روپڑ شریف پہونچے۔

یہ بھی روایت ہے کہ راجہ امر سنگھ والیٔ پٹیالہ نے راجہ فرجہ سے کو شکست دی اور قصبہ مذکور کو تباہ و تاراج کیا۔ اکثر مخلوق وہاں کی پراگندہ و پریشان ہوگئی چنانچہ حضرت حافظ صاحب قبلہ بھی قصبہ کو ترک کر کے موضع ماجری میں قیام فرمایا۔ دوران قیام علی داد و نور باف نے ملفوظات حضرت بدیع الدین قطب مدار عرف شاہ مدار قدس سرہ کے حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ نے کئی روز مطالعہ فرمایا اس کی برکت سے ذوق و شوق شغل باطن کا دل میں زیادہ پیدا ہوا ایک درویش دیندار شاہ قادری سے محبت تھی۔ غلبہ شوق میں میاں فاضل شاہؒ خان پوری کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔ مسمی جانی شاہ صیقل گر جو حضرت سید اعظم چشتی روپڑی علیہ الرحمہ کے مرید تھے' نے کہا اگر تم کو طلب خدا ہو تو میرے پیر دستگیر حضرت سید محمد اعظم چشتی علیہ الرحمہ کی خدمت میں چلو اس زمانہ میں پیر کامل ان کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور آپ کے اوصاف حمیدہ بیان کیا۔ آپ ان کے ہمراہ روپڑ شریف پہونچے۔ اور حضرت پیر دستگیر سید اعظم قبلہ علیہ الرحمہ کے قدمبوس ہوئے اور بیعت کے لئے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں پیرزادہ عیال دار ہوں تم حافظ قرآن مطلوب علم ہو اور کسی مشائخ سے بیعت کرو۔ بہت اصرار کے بعد بیعت فرمایا۔ پیر کامل کی توجہ سے حضرت حافظ صاحب قبلہؒ مرشد کامل بنے اور خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

بروایتِ دیگر بحکم پیر دستگیر منکوحہ کا زر مہر ادا کر کے آزاد کیا بعدہٗ حضرت حافظ

صاحب قبلہؒ ریاضت شاقہ ومجاہدہ لایقہ میں مشغول ہوئے۔ایک قرآن مجید روزانہ ختم فرماتے تھے اور ہر روز سوا لاکھ اسمِ ذات اور بارہ تسبیح نفی اثبات صبح وشام درود شریف لاتعداد' نماز پنج گانہ باجماعت' تہجد و اشراق و چاشت ادا فرماتے، تادم زیست (تمام زندگی) یہی شغل جاری رہا۔قائم اللیل صائم الدہر تمام عمر رہے اور خوارک نہایت ہی قلیل' تمام عمر اپنی دست کاری سے کماتے کھاتے۔ درجہ قبولیت بارگاہِ الٰہی و پیر دستگیر میں حاصل ہوا۔قریب رحلت حضرت پیر دستگیر بشارتِ غیبی خرقہ خلافت و جانشینی سے سرفراز فرمایا گیا اور حضرت پیر دستگیر سید اعظم قبلہ علیہ الرحمہ نے تمام مریدین وصاحبزادوں کو سپرد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم سب ان کے فرمانبردار رہو۔اب تم مانک پور تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ میں قیام کریں اور وہیں مخلوقِ خدا کی خدمت کریں۔ حضرت حافظ صاحب قبلہؒ نہایت انکساری وکسر نفسی سے عرض کیا یا پیر دستگیر یہ فقیر اس کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا فرمایا حکم الٰہی کو یہی منظور ہے۔اَلاَمــرُ فــوقَ الاَدبُ آپ نے قبول فرمالیا۔بعد وصال حضرت پیر دستگیر سید اعظم قبلہ علیہ الرحمہ کے فاتحہ سیوم کر کے حافظ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ پہاڑ کے غار میں جہاں گذر انسان وحیوان نہیں تھا ایک چھلہ فرمایا اور یہی خیال تھا کہ اس بوجھ کو کیونکر اُٹھاؤں گا۔ غرض کہ اسی حالتِ بیخودی میں ایک قصیدہ حضرت میراں بھیکؒ کی شان میں نظم کیا وہ قصیدہ قبول ہوگیا۔

اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

مقبولیت' اللہ تعالیٰ کے دربار سے استقبال کے لئے آتی ہے' کا مضمون ہوگیا بذریعہ روحانیت حضرت میراں صاحب علیہ الرحمہ بارگاہِ الٰہی میں قبولیت حاصل

ہوئی اُسی روز سے حضرت حافظ صاحب قبلہؒ روزانہ ایک سو مرتبہ آپ معہ مریدین کے یا بھیک کا ذکر بعد بارہ تسبیح کے مقرر فرمایا۔موضع مانک پور شریف میں قیام فرمایا اور تاحیات وہیں تعلیم وتلقین خدمت خلق میں مصروف رہے۔مشرق ومغرب سے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر فیض پاتے رہے جو شخص جس ملک کا آتا اُس کی زبان میں گفتگو فرماتے تھے یہ آپ کی کرامت تھی۔

اور ایک روایت ہے کہ ایک شخص مسمیٰ مشرف خاں ولایت سے پیر کامل کی تلاش میں ہندوستان آکر پشاور و بنارس وغیرہ کئی مقام پر جاکر پریشان تھا اتفاقاً ایک دن موضع سنکہ میں وارد ہوا جو مانک پور سے سات کوس پر ہے وہاں نور شاہ و خیر شاہ دو بھائی جو حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کے مرید تھے ذکر جہر کرتے تھے خان مذکور موضع میں آکر قیام کیا شب میں ذکر جہر سن کر اس کو دل پر اثر ہوا۔اس نے دریافت کیا تم کس کے مرید ہو اور کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ایسی برکت کسی مشائخ میں نہ دیکھا مجھے تمہارے پیر کے یہاں لے چلو اس وقت حافظ صاحب قبلہؒ قصبہ روپڑ شریف میں تشریف فرما تھے طالب صادق تھا کمر ہمت باندھ کر روپڑ شریف پہونچا جمعہ کا دن تھا، اول حاجی شاہ صاحب سے وضو کرتے وقت ملاقات ہوئی۔ السلام علیکم کہا، وعلیکم السلام کے بعد حضرت حافظ صاحب قبلہؒ نے نماز جمعہ ادا فرمایا بعد نماز حضرت کے قدمبوسی کیا اور عرض کیا میں تمام ہندوستان چھان مارا کوئی مرشد کامل نہ ملا سب مشائخ دوکاندار ہیں حضرت حافظ صاحب قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ہم بھی انھیں دوکانداروں میں سے ہیں تمہاری تسلی نہ ہوگی اور کسی سے طلب کرو خان موصوف نے عرض کیا آپ سے زیادہ کوئی کامل نہیں دیکھا۔ اب میرا ادبار گیا اور مجھے پیر کامل مل گیا اور قدم بوسی حاصل ہوئی مجھ کو ایک نظر میں

بے خبر کر دو یہ الفاظ اس کی زبان سے نکلتے ہی توجہ حضرت کی اس پر پڑی اور جملہ تخیلات اس کے دل سے دور ہو گئے اور عرض کیا اب مجھے مرید کر لیجئے آپ نے رد فرمایا بعض حضرات کی سفارش سے آپ نے داخلِ بیعت کیا روز مرہ فقراء میں شریک ہو گیا ہر وقت جذبہ میں رہتا تھا۔ حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کی شخصیت اور چہرہ اتنا پرنور تھا کہ انسان تو انسان جانور بھی حضرت کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔ ایک کتا جس کو کلوا پکارا جاتا تھا۔ حضور کے دروازے پر پڑا رہتا تھا۔ لنگر خانہ سے مثل درویشوں کے اس کو کھانا مقرر تھا۔ شب و روز آستانہ مبارک پر موجود رہتا تھا۔ ایک عرصے کے بعد وہ کلوا کتا کہیں باہر چلا گیا۔ حضور نے بھنڈاری سے پوچھا کہ کلوا کہاں ہے۔ بھنڈاری نے عرض کیا۔ حضور کتوں کا موسم ہے کتیوں کے ساتھ پھرتا ہوگا۔ آپ نے فرمایا اب اس کو یہاں نہ آنے دو۔ چند روز کے بعد کلوا آیا تو آپ نے فرمایا کہ میاں کلوا یہاں سے چلے جاؤ اس واسطے کے دوسرے کی مادہ سے تم خراب ہوئے اور کتوں سے لڑ کر زخمی ہوئے ہو۔ چنانچہ وہ کتا شرمندہ ہو کر فوراً چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے فرمایا کہ دیکھو کلوا کہاں ہے ہر چند تلاش کیا کلوا نہ ملا۔ بوقت شام ایک درویش نے دیکھا کہ تالاب کے کنارے کیچڑ میں سر گھسیڑے مرا پڑا ہے۔ یہ حال حضور میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سفید کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو۔ چنانچہ باغ میں دفن کر دیا گیا۔ صدہا کرامات و خرقہ عادات حضرت کے ہیں جو تحریر سے باہر ہیں۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت حافظ صاحب قبلہؒ ایک رباعی مثنوی شہر سرہند کی مسجد میں تحریر فرمائے تھے۔ رباعی جو تصوف و معرفت پر مبنی ہے۔

عینِ فدائیم ولے غیر نمائیم
ما بحر محیطم ولے قطرہ نمائم

چوں در دو جہاں نیست بجز جلوۂ دلدار
ایں نیم وہم آں نیم وہم از ہردو ورائیم

ترجمہ: میں تو عین فدا ہوں لیکن غیر معلوم و دکھائی دیتا ہوں
ہم ہر صورت و حالت میں محیط (احاطہ کئے ہوئے ہیں) لیکن قطرہ دکھائی دیتے ہیں
چون دو جہاں میں سوائے جلوہ دلدار کے کچھ نہیں
نہ میں یہ ہوں نہ وہ ہوں اور پھر ہر دو سے وراء ہو

مولوی غلام محمد اولیہ یہ رباعی دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا اور اس کا جواب لکھ کر حضرت کی خدمت میں روانہ کیا۔ حضرت حافظ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے خادم خاص و مرید جناب عظیم اللہ علیہ الرحمہ جو موضع مانک پور شریف کے قاضی خاندان سے تعلق رکھتے تھے وہ اور ان کی اولاد مسجد حضرت شاہ خاموشؒ کی خدمت گار مقرر تھے۔ حضرت حافظ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا جب آخری وقت آیا تو اپنے خلفاء و مریدین جو اس وقت موجود تھے حکم دیا کہ اللہ ھو اللہ ھو کا ذکر جہر کریں۔ حضرت کا وصال ۱۶/رمضان المبارک بروز یکشنبہ ۱۲۴۷ ہجری، ۷۷ سال کی عمر شریف صبح صادق ہوا۔

مانک پور شریف۔ تقسیم ہند سے قبل مانک پور شریف کی تمام آبادی مسلمان راجپوتوں پر مشتمل تھی۔ یہ بھی روایت ہے کہ اس گاؤں کو راجہ مانک چند راجپوت نے آباد کیا تھا۔ بعد ازاں یہ شخص بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ قلعہ نما چھوٹی اینٹ سے تعمیر شدہ عمارات و چند کھنڈرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ پرانے وقت میں یہ گاؤں راجدھانی رہا ہوگا۔

خانقاہ و درگاہ۔ حضرت حافظ محمد موسیٰ علیہ الرحمہ آپ کی مزار کی عمارات ۲۵ بیگہ کے رقبہ میں ۸۰ فیٹ کی بلندی پر بنی ہوئی ہے۔ بالائی چبوترہ پر مزار کے آگے چار منزلہ دیوڑھی اور اس کے آگے پختہ تالاب ہے۔ احاطہ میں ہی شمال مشرقی کی جانب مسجد ہے۔ روایت ہے کہ روضہ مبارک آپ کے مریدین نے مشترکہ طور پر تعمیر کیا تھا اور دیوڑھی اور تالاب حضرت محمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ رسالہ دار رام پور جو حضرت کے خلیفہ تھے تعمیر کیا۔ مسجد حضرت سید معین الدین حسینی شاہ خاموش علیہ الرحمہ دکھنی نے آپ کے مزار کے ساتھ ایک شاندار مسجد اپنے صرفہ سے بنوایا، مسجد کی نگرانی عظیم اللہ صاحب کی اولاد کے سپرد تھی اس مسجد کی تاریخ:

معین الدین شہ خاموش اس مسجد کا بانی ہے
دکن میں بیٹھے بیٹھے کی نہایت جانفشانی ہے
سرور اب تجھ کو بھی لازم ہے لکھ تاریخ یوں اس کی
یہ کعبہ دوسرا ہے مسجد اقصیٰ ثانی ہے

۱۲۸۴ ھ



مسجد حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ، مانک پور شریف

لنگر خانہ۔ آپ کے حیات میں ہی جاری تھا سینکڑوں مریدین حجروں میں مشغول عبادت رہتے تھے۔ اناج باہر سے آتا جو خراس میں پیستا تھا۔ لنگر خانہ میں پکتا اور درویشوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ درویش نان و نفقہ سے بے فکر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔ مسافر اور غرباء میں بھی لنگر تقسیم ہوتا تھا۔ نیز ایک سالم گاوں حضرت سید معین الدین حسینی شاہ خاموش علیہ الرحمہ اپنی ملکیت کا جس کا نام ''حافظ نگر'' ضلع امروہہ تھا دربار کے نام کر دیا تھا۔ جس کی آمدنی تقسیم ہند تک لنگر خانہ پر پہونچتی تھی۔ بعد تقسیم ہند یہ گاؤں ملک کے مختلف قوانین کے زد میں آکر ختم ہو گیا۔

لنگر خانہ ملک کی تقسیم کے بعد منہدم ہو چکا تھا جس کو مہدی حسن صابری خاموشی خلیفہ محمد قطب الدین شاہ صابری خاموشیؒ نے اپنے صرفہ سے پرانے طرز پر ہی جدید تعمیر کروایا۔ اس کے علاوہ مزید ایک لنگر خانہ اندورن درگاہ شریف کمیٹی کی جانب سے تعمیر کروایا جا رہا ہے جو عرس شریف کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔



لنگر خانہ قدیم مانک پور شریف



لنگر خانہ جدید (زیر تعمیر) مانک پور شریف

آم کا باغ۔ ایک آم کا باغ جو درگاہ شریف کے قریب میں ہے حضرت سید محمد شاہ ہاشم حسینی المعروف حضرت محمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سجادہ نشین حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ نے اپنے صرفہ سے خرید کر اخراجات لنگر کے لیے دیا تھا جو آج بھی پنجاب وقف بورڈ کی تحویل میں ہے۔

عرس شریف۔ آپ کی تاریخ وصال ۱۶ر رمضان المبارک ہے چونکہ رمضان شریف میں عرس کا ہونا مناسب نہیں تھا۔ اس لیے زمانہ قدیم سے عرس ہر سال ۱۴ تا ۱۶ر ذولقعدہ منعقد ہوتا ہے البتہ ۱۶ر رمضان کو ختم کیا جاتا ہے۔ سالانہ عرس کے موقع پر معتقدین و زائرین دور دراز ممالک سے حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔ دوران عرس آپ کا مزار مرجع خاص و عام بنا رہتا ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندو و سکھ بھی آپ کے معتقد ہیں۔ اور ایک بڑی تعداد عرس میں شامل ہوتی ہے۔ نیز درگاہ حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ، نامپلی، حیدرآباد۔ تلنگانہ میں بھی ہر سال ۱۶ر رمضان المبارک کو حضرت حافظ محمد موسیٰ قدس سرہ کی سالانہ فاتحہ ہوتی ہے۔ جس میں ختم شریف، محفل سماع اور لنگر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

سجادہ نشین۔ حضرت میاں عبدالستار پیر شاہ ؒ کو حسب ارشاد حضرت حافظ صاحب قبلہ قدس سرہ بہ موقعہ فاتحہ سیوم سجادہ نشین مقرر کیا گیا۔

حضرت پیر شاہ کے بعد کوئی سجادہ نشین نہیں ہوا۔ البتہ خلیفہ حضرت محکم شاہؒ درگاہ شریف کی خدمت انجام دیتے تھے پھر ان کے بعد خلیفہ میاں عبدالرحمٰنؒ ملک کی تقسیم تک خدمت انجام دیئے۔ تقسیم ہند کے بعد خلیفہ عبدالرحمٰنؒ پاکستان منتقل ہو گئے۔ تقسیم ہند کے بعد، رکن الدین شاہؒ اور امام الدین مرحوم جو مشرقی پنجاب میں مانک پور شریف کے نزدیک ماجری گاؤں میں مقیم تھے۔ مزار کی خدمت کرنے لگے۔ ان کے بعد میرے پڑ دادا حضرت سید محمد شاہ اصغر حسینیؒ کے خادم و مرید اور میرے والد کے خلیفہ محمد قطب الدین شاہ صابری خاموشیؒ کے مریدین پر مشتمل کمیٹی جس میں محمد علی صابری خاموشی (رونق علی) اور فقیر محمد صابری خاموشی وغیرہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور ہندو اور سکھ معتقدین کی مدد سے باقاعدہ سابقہ روایات کے مطابق عرس منعقد ہو رہا ہے۔

تبرکات و حجرہ۔ جس حجرہ میں آپ رہائش پذیر تھے اس میں آپ کی چار پائی و مصلے ۱۹۴۵ء تک موجود تھے جن کی معتقدین زیارت کرتے رہتے تھے۔ یہ تبرکات تقسیم ہند کے وقت ضائع ہو گئے اور حجرہ ملک کی تقسیم کے بعد مغربی پنجاب سے آئے ہوئے ایک غیر مسلم کو کسٹوڈین محکمہ نے الاٹ کر دیا۔



حجرہ حضرت حافظ محمد موسیٰ قبلہ علیہ الرحمہ، مانک پور شریف

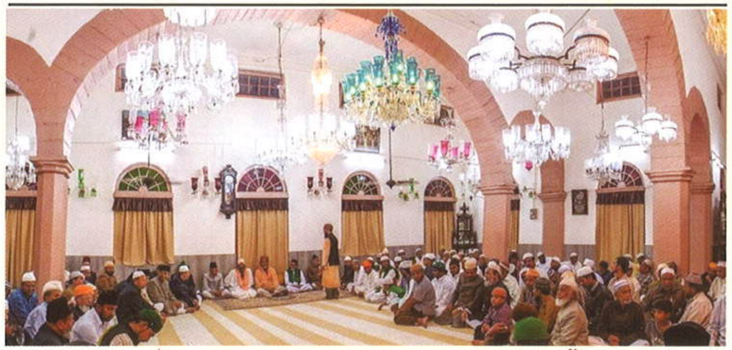
آپ کے چند خلفاؤں کے نام اور واقعات درج کئے جاتے ہیں۔



درگاہ حضرت شاہ خاموش رحمۃ اللہ علیہ، واقع نامپلی۔ حیدرآباد



خانقاہ شریف حضرت شاہ خاموش قدس سرہ واقع عقب مکہ مسجد حیدرآباد



سماع خانہ واقع درگاہ شریف حضرت شاہ خاموش رحمۃ اللہ علیہ، نامپلی۔ حیدرآباد

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین قطب الاقطاب
حضرت سید معین الدین حسینی المعروف حضور شاہ خاموش علیہ الرحمہ

حضرت قبلہ قدس سرہ کی ولادت باسعادت ۱۲۰۴ھ شہر محمد آباد بیدر شریف میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار سلسلہ عالیہ نظامیہ چشتیہ کے پیر اور صاحب طریق مشائخ سے تھے۔ اسم گرامی حضرت خواجہ سید شاہ میراں مخدوم حسینیؒ المعروف بہ حسینی پیراں قدس سرہ تھا اور حضرت کے بڑے بھائی حضرت سید شاہ پیراں حسینی قبلہؒ اور چھوٹے بھائی حضرت سید شاہ ولی اللہ حسینی قبلہؒ اور ان سے چھوٹے حضرت سید شاہ علی حسینی قبلہؒ تھے قدس اللہ اسرارھم۔ حضرت قبلہ کے جداعلیٰ حضرت سید یوسف حسینی عرف حضرت شاہ راجہ قتال حسینی قبلہؒ قدس سرہ جن کا مزار مبارک خُلد آباد شریف اورنگ آباد مہاراشٹرا میں واقع ہے، ان کے بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ حسین عرف حضرت خواجہ سید چندن حسینی صاحب قدس سرہ کی اولاد میں ہیں، جو حضرت پیر نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے خلیفہ تھے۔

حضرت کے چھوٹے صاحبزادے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز محمد محمد الحسینی قبلہؒ قدس سرہ ہیں۔ جن کا مزار اقدس گلبرگہ شریف مرجع خلائق ہے۔۔

بالائے سرش زہوش مندی   می تافت ستارہ بلندی

ایک روز جب حضرت شاہ خاموش صاحب قبلہ اپنے مکان سے باہر محلّہ کے ہم سن لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ایک بزرگ حضرت بندہ علی شاہ قبلہ مجذوبؒ کا ادھر سے گذر ہوا۔ انہوں نے حضرت کو کھیلتا ہوا دیکھ کر فرمایا ’تم شیر ہو گیڈروں

میں کھیلتے ہوئے اور نمک کی پوٹلی حضرت کو دیئے۔ بس اس کے بعد سے شوق الی اللہ کا غلبہ شروع ہوا اور حق جوئی کی طرف توجہ غالب ہوئی ذکر و شغل پسند خاطر مبارک ہوا ۔ اپنے بڑے بھائی سید پیراں حسینی صاحب سے سفر کی اجازت چاہی۔ بھائی نے ایک اسپ سواری اور ایک پیر بھائی کو ساتھ دے کر روانہ کیا۔ اس سفر سے کچھ قبل زمانہ تنہائی پسندی میں گذرا تھا حضرت حافظ شیرازی قدس سرہ کے شعر:

بہ مئے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا

میں طبیعت الجھ گئی کہ وہ 'سجادہ رنگیں' سے کیا مقصد ہے 'پیر مغاں' کون ہوتا ہے اور اس 'مئے' سے کونسی مئے مراد ہے۔

بیدر سے ایک منزل جا کر گھوڑا پیر بھائی کے حوالے فرمادیا اور پاپیادہ اسی تفکر میں سفر طے فرما کر بارگاہ عالیہ اجمیر شریف حضور خواجہ خواجگان خواجہ سید معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارک پر حاضری دی اور کئی سال مزار اقدس پر متوجہ رہے۔ حضور اقدس نے پنجاب کی طرف روانگی کا حکم دیا اور ارشاد مبارک ہوا کہ مانک پور میں حافظ موسیٰ صاحب کے پاس تمہاری قسمت کا فیض ہے جا کر حاصل کرو۔ چنانچہ حضرت نے پاپیادہ راہ سفر اختیار فرمائی اور پنجاب پہونچ گئے۔ وہاں پر ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی جن کو ہزاروں مریدین و معتقدین گھیرے ہوئے تھے انہوں نے حضرت کو دیکھتے ہی قدموں پر سر رکھ دیا اور عرض کیا کہ آپ حافظ موسیٰؒ مانک پوری کی طرف بھیجے گئے ہیں اور آپ کا پیر مجھ سے زیادہ

چوکا (یعنی۔ بہتر) ہے راہ بتلادی۔ سارے مریدین پریشان ہو کر پوچھے کہ یہ کون صاحبزادہ ہیں اور اپنے مقصد کی تلاش میں نکلے ہیں۔ یہ صاحبزادہ پیدائش ہی سے حامل ولایت ہے تکمیل ظاہری و حقائق باطنی کے لیے بھیجے گئے ہیں۔۔

حضرت قبلہ کے مانک پور شریف ضلع انبالہ پہونچنے سے قبل حضرت حافظ موسیٰ قبلہ قدس سرہ نے حضور غریب نوازؒ کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ ہمارا بچہ تمہاری طرف آرہا ہے۔ اس کو لے لو۔

حضرت حافظ صاحب قبلہ قدس سرہ، خواب سے چونکے اور سب مریدین و معتقدین و حاضرین خانقاہ کو حکم دیا کہ حضور غریب النوازؒ کا بھیجا ہوا صاحبزادہ آرہا ہے۔ سب استقبال کے لیے دو میل موضع ماجری پر جا کر لائیں۔ بڑے بڑے خلفاء و مریدین کا ایک عظیم الشان گروہ استقبال کے لیے بھیجا گیا۔ سبھوں نے حضرت شاہ خاموش قدس سرہ سے مشرف ہو کر حلقہ ذکر کے ساتھ مانک پور شریف اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں لے گئے۔ ادھر حضرت حافظ قبلہ قدس سرہ اپنے خانقاہ کے دروازے پر منتظر کھڑے تھے حضور حضرت حافظ قبلہ اپنے گلے لپٹا لیئے اور سب کے سب رونے لگے حجرہ خاص میں حضرت کو ٹھہرایا گیا۔ عام مریدین اور خاص خلفاء سے بھی زیادہ تعظیم دے کر سلسلہ میں داخل فرمایا گیا اور بعد ریاضت مزید خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ اسی طریقہ قدیم کے موافق آزادی ہند تک بھی جب سجادہ نشین حضرت شاہ خاموش قبلہ قدس سرہ، مانک پور شریف کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تمام فقراء خانقاہ حافظیہ اور سب باشندگان مانک پور

شریف سب حلقہ ذکر کرتے ہوئے دو میل آگے مقام ماجری سے استقبال کر کے ذکر کے ساتھ مانک پور لیجاتے ہیں۔

حضرت کی سوانح جو (٦٠) سال کی مطبوعہ ہے اس میں یہ واقعہ درج ہے کہ حضرت سید امانت علی صاحب خلیفہ حضرت حافظ قبلہ نے اپنے پیر و مرشد کو یہ فرماتے سنا کہ صاحبزادہ شاہ خاموش میرے سلسلہ کی فیوضات میں ثانی حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رہیں گے اور صاحبزادہ نہایت سخی ہوں گے۔ ہندو دکن ان کے فیوضات ظاہری و باطنی سے معمور و فیضاب رہے گا۔

ایک دوسرے خلیفہ حضرت مولوی امانت علی شاہ صاحب قبلہ امروہیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور حافظ صاحب قبلہؒ سے عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ حضرت سید میراں بھیکہ قبلہ قدس سرہ (جو حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کے پڑدادا پیر ہیں) حضرت شاہ خاموش قدس سرہ کے سر پر عمامہ اپنے دست مبارک سے باندھ رہے ہیں۔صبح بیدار ہو کر اپنے پیر و مرشد حضرت حافظ صاحب قبلہ سے خواب بیان کیا تھا۔حضور نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بھیکہ قدس سرہ کے عمامہ باندھنے پر کیا تعجب ہے وہ تو حضور خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہ کے مقبول بارگاہ فرستادہ و فیضاب ہے۔

شہر رو پڑھ شریف جہاں حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کے پیر و مرشد و دادا پیر حضرت پیر سید اعظم و حضرت پیر سید سالم قدس سرہما کی درگاہ جات واقع ہیں جو سر ہند سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ تقسیم ہند تک حضرت شاہ خاموش قبلہؒ کا حجرہ مبارک مشہور تھا اور زیارت گاہ خلائق تھا جس میں ذکر و اشغال و عبادت گذاری فرمایا کرتے تھے۔

اکثر تواریخ و سوانح حیات میں درج ہے کہ حضرت شاہ خاموش صاحبؒ کو ذکر و شغل میں پاس انفاس سے بہت ربط تھا۔ ایک بھی نفس خالی نہیں جاتی تھی۔ اس پاس انفاس کی وجہ عرصہ تیس (٣٠) سال تک کسی سے بات نہیں فرماتے تھے مگر اشارہ سے وہ بھی بہت کم حضرت سید امانت علی صاحب قبلہ کاٹھ گڑی اور حضرت مولوی میر امانت علی شاہ قبلہ امروہیؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز ہم دونوں حضور حافظ صاحب قبلہ کے حجرہ کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اہل سلسلہ بکثرت موجود ہیں کہ حضور نے صاحبزادہ سید معین الدین حسینیؒ کے سر پر دستار خلافت باندھی اور دکن کی قطبیت، ولایت سرفراز فرما کر تاکید فرمائی کہ ہماری حیات تک امروہہ میں رہ کر ہر دوسرے تیسرے ماہ آیا کرو۔ ہمارے بعد دکن میں مقیم رہنا۔ حضور غریب نواز قدس سرہ نے تمہیں قطبیت دکن عطا فرمائی ہے۔ حضور حافظ صاحب قبلہؒ نے ان کے سینہ کو علم ظاہر و باطن سے بھر دیا اور حقائق منکشف فرمائے۔

حضرت قبلہؒ کا امروہہ کی طرف تشریف لیجاتے ہوئے راستہ میں چند روز دہلی میں قیام رہا تشریف آوری کی شہرت ہوئی۔ شہنشاہ ظفر ملاقات کے لیے تشریف لائے اور اکیس (٢١) اشرفیاں نذر دیں۔ اس کے بعد امروہہ اور مراد آباد میں قیام رہا۔ اور دونوں شہروں میں حضرت کی مسجد اور خانقاہ مشہور ہے چاند پور، میرٹھ امروہا اور مراد آباد میں اہل سلسلہ بکثرت موجود ہیں۔ مراد آباد سے کبھی موضع گرالی و منصور آباد و چاند پور تشریف لیجاتے۔ اس زمانہ میں ایک پیر بھائی غلام علی شاہ امروہیؒ

کو تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے۔ حضرت کے غیاب میں حلقہ ذکر و تلقین رشد و ہدایت ان ہی سے متعلق رہا۔ امروہہ کی ایک مسجد میں چند سال قیام رہا۔ پھر وہاں سے اُٹھ کر بلول خاں صاحب کی مسجد میں چند سال قیام فرما کر پھر پٹوالوں کے محلّہ میں قیام پذیر رہے اور وہاں ایک مسجد اور خانقاہ تعمیر فرمائی۔ جو آج تک مشہور مسجد شاہ خاموشؒ ہے۔

ایک روز کا واقعہ وہاں بہت مشہور ہے کہ امانت خاں ساکن محلّہ کٹکوئی امروہی نے بکمال عقیدت حضرت کی دعوت فرمائی۔ مجلس سماع بھی منعقد تھی لوگ زیادہ جمع ہو گئے جس سے امانت خاں پریشان ہو گئے حضرت نے ان کے چہرے سے حال معلوم فرمایا۔ ارشاد فرمایا کہ کھانے کے پخت کے مقام پر ہم کو لے چلو حضرت نے روٹی کے تھالوں پر اپنی چادر اڑھادی اور کھانے کی دیگ پر رومال ڈھنک دیا اور کھلانا شروع فرمادیا۔ تمام اہل مجلس سیر ہو کر کھانے پر بھی کھانا جوں کا توں بچ رہا تقسیم کروادیا گیا۔ اس واقعہ سے تمام اہل شہر میں دھوم مچ گئی اور ہزاروں نے بیعت کر لی۔ آج تک ان شہروں میں حضرت کے اہل سلسلہ مریدوں کے مریدین بکثرت بحمد اللہ موجود ہیں دس سال تک حضرت کی تشریف فرمائی وہاں رہی سینکڑوں کرامات خرق عادات سرزد ہوئے۔۔

حضرت حافظ موسیٰ صوفی مانک پوری قدس سرہ کے وصال کے قبل حضرت قبلہ اور حضرت مولوی میر امانت علی شاہ صاحب قبلہ اور مولوی حسین بخش امروہیؒ اور حضرت غلام علی شاہؒ سبھول نے حضور حافظ قبلہؒ کو امروہہ میں لانے کی غرض سے میانہ سواری بنوا کر سب مل کر مانک پور لے گئے۔ مانک پور کے باشندوں میں رونا،

چیخ و پکار شروع کر دی اور حافظ صاحب قبلہؒ کی خدمت مبارک میں نالاں و گریاں حاضر ہو کر روانگی سے مانع ہوئے۔ حضور نے اس میانہ میں کچھ دیر کے لیے تشریف رکھا اور پھر خود اتر کر حضرت شاہ خاموش صاحب قبلہ کو بٹھا دیا اور فرمایا کہ تم ہی جاؤ اور اہل سلسلہ کی تعلیم و تلقین کرو۔ اس طرح تمام مریدین و خلفاء کو ساتھ دے کر امروہہ واپس فرمادیا۔

بعد وصال حضور حافظ صاحب قبلہ، حضرت نے حج بیت اللہ کا قصد فرماتے ہوئے مختلف ملکوں میں اپنے خلفاء کو رشد و ہدایت کی تلقین پر مقرر فرمایا۔ حضرت مولوی غلام یحییٰ صاحب کو جاورہ پر، مولوی مظہر علی شاہ صاحب کو میرٹھ پر اور میاں عبداللہ شاہ صاحب کو چاند پور پر اور ریاست رام پور میں حضرت احمد شاہ قبلہؒ کو (جن کی خانقاہ آج تک رام پور میں ہے اور حافظ عبداللطیف شاہؒ طریقت سجادہ نشین صاحب سلسلہ تھے) اور میاں سید قدرت اللہ شاہ قبلہؒ جو حضرت سید اعظم قبلہؒ کے صاحبزادے تھے کورو پڑ کی خلافت دی گئی ہر ملک میں خلفاء صاحب سلسلہ سے حضرت شاہ خاموش قبلہؒ کا بحمد اللہ فیض جاری ہے۔ امروہہ، مراد آباد میں فیض بخش عالم میاں نبی بخش صاحب کو خانقاہ امروہہ میں اور میاں خدا آگاہ حضرت امیر علی شاہ کو مراد آباد کی خانقاہ میں قطب شاہ صاحب، مانک پور پر اور بے شمار خلفاء ہر ملک میں مقرر فرما کر خشکی کی راہ افغانستان سے مقام چشت روانہ ہوئے۔ وہاں ایک سال تک حضرت خواجہ مودود چشتی اور حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی اور حضرت خواجہ ابو احمد چشتی حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ کے دادا پیر، پردادا رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بارگاہوں میں حصول فیوضات فرماتے ہوئے دمشق و شام کی

راہ عربستان پہونچے۔اس سفر میں کربلائے معلی، نجف اشرف زیادہ عرصہ قیام رہا ۔جبل ثور میں ستو اور پانی رکھ لیا گیا اور چلہ کشی و ریاضت میں مشغول رہے۔ چالیس روز بعد بوجہ نقاہت سب ہمراہی مریدین جا کر حضرت کو چادر میں لیٹا کر شہر مکہ معظّمہ لے گئے۔

مانک پور شریف کی خانقاہ میں میاں قطب شاہ کے توسط سے لنگر فقراء کا انتظام فرمایا گیا۔اور موضع بیڑہ کلاں (حافظ نگر) واقع امروہہ خرید کر وہاں لنگر خانے کے مصارف کے لیے وقف فرمایا گیا۔اور حضرت کا ایک مکان مکہ معظم میں ایک اور مدینہ طیبہ میں تھا جو زمانہ حضرت محمد شاہ صاحب قبلہ، حجاز ریلوے کے چندے میں دے دیئے گئے۔مدینہ طیبہ اور مکہ معظّمہ میں سینکڑوں مرید ہوئے۔عرب کے سفر سے واپس ہو کر حضرت معزؒ نے حیدرآباد کا ارادہ فرمایا۔اہل بیدر کے لیے حضرت کو پہچاننا دشوار ہو گیا۔حضرت نے بیدر کے چشتیہ پورہ محلّہ میں خانقاہ اور مسجد تعمیر فرمائی جو آج تک بحمداللہ موجود ہے۔بے شمار اہل بیدر حضرت سے بیعت ہوئے اور بیدر کی خانقاہ میں حضرت کے برادر خورد کے صاحبزادے سید شاہ باقر حسینی قبلہؒ مقیم تھے۔

اس کے بعد حیدرآباد کی طرف تشریف فرمائی ہوئی محلّہ مستعد پورہ میں مسجد میں مع تمام مریدین و ہمراہیان جو مختلف ملکوں کے سفر میں ساتھ تھے قیام فرمایا گیا۔ نواب عمدۃ الملک شمس الامراء بہادر مرحوم نے ملاقات کے بعد واپس ہو کر حضرت نواب ناصر الدولہ بہادر نظام پنجم سے تعریف کی۔

نواب صاحب شاہ دکن نے عقب مکہ مسجد شاہی محل خلوت میں دعوت دی مستعد پورہ کے اور ساتھی تمام مریدین اس دعوت میں ساتھ تھے۔پاشاہ موصوف

نے بڑی عقیدت سے عرض کیا کہ حضور اس محفل ہی میں اقامت فرمائیں۔حضرت نے فرمایا میں فقیر آدمی ہوں اور بہت فقراء ساتھ ہیں ہمیشہ فقیر کسی نہ کسی مسجد میں ٹھہرا کرتا ہے۔نواب ناصر الدولہ بہادر مرحوم کے اصرار پر کہ آپ کو مجھ سے قریب رکھنا چاہتا ہوں حضرت قبلہ نے مکہ مسجد میں قیام کو پسند فرمایا اور یہیں اقامت فرما رہے۔ اکثر اوقات پادشاہ موصوف خانقاہ میں مجالس میں حاضر ہوا کرتے۔روزانہ اقسام و انواع کے خاصے صبح و شام بھیجا کرتے۔اکثر اوقات بریانی کی دیگیں روانہ کی جاتیں۔آپ تمام فقراء و مساکین کو کھلا دیا کرتے۔خود حضرت قبلہ کا خاصہ حضرت مرزا سردار بیگ صاحب کے بھائی شہسوار بیگ صاحب مرحوم کے پاس سے آیا کرتا تھا۔والیان پائیگاہ و دیگر امراء کے پاس سے روزانہ سینکڑوں خوان خاصے کے آیا کرتے اور تقسیم ہو جاتے۔

خانقاہ میں مقیم فقراء کی تعداد تین سو سے زائد تھی۔مکہ مسجد میں جب یہ سب فقراء روزانہ دو بجے رات سے حلقہ ذکر کرتے تو پورے شہر میں دھوم مچی رہتی اور سینکڑوں اس زمانے کے ضعیف حضرات بہ تواتر بیان کرتے تھے۔دوازدھم شریف اور عرس حضرت خواجہ اعظمؒ ہر سال کیا کرتے تھے۔بغدادی صاحب حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بارہا فرمایا کرتے تھے کہ مکہ مسجد کے ذکر کی آواز ہم روزانہ سرور نگر میں سالہا سال سنتے رہے ہیں۔حضرت قبلہ جس مقام پر بھی رہے ذکر کی کثرت رہتی سماع اور مجالس بکثرت ہوا کرتے تھے۔نواب ناصر الدولہ بہادر نظام چہارم کی زندگی ہی میں ولیعہد نواب فضل الدولہ بہادر کی خانقاہ میں بہت زیادہ آمد و رفت ہو گئی تھی اور شدت سے وہ عقیدت رکھتے تھے۔ان دو بادشاہوں

کے محلات تمام، حضرت قبلہ کے مرید ہو چکے تھے۔ چنانچہ ان کے اکثر محلات درگاہ شریف میں ہی دفن ہیں اور بعد میں نواب محبوب علی خاں بہادر نظام ششم کو اور اعلی حضرت نواب سلطان العلوم عثمان علی خاں بہادر آصف سابع کو بھی حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ اور حضرت سید محمد شاہ ہاشم حسینی علیہ الرحمہ اور سجادہ نشین دوم حضرت سید محمد شاہ اصغر حسینی علیہ الرحمہ سے بشدت محبت رہی اور عقیدت سے پیش آتے رہے۔ حضرت محمد شاہ صاحب قبلہ سے نواب محبوب علی خاں بہادر نظام ششم مرحوم کے اکثر و بیشتر محلات مرید تھے۔ وہ بھی درگاہ شریف میں مدفون ہیں اور سلطان العلوم نواب میر عثمان علی خاں بہادر نے اپنے ہمشیرگان و محلات کو حضرت سید محمد اصغر حسینی علیہ الرحمہ سے خود مرید کروایا۔ اور والیان پائیگاہ اور ان کے محلات نے بھی حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی۔ نواب بشیر الدولہ بہادر کے محل اور نواب اقبال الدولہ بہادر کی بیوی جو افضل الدولہ بہادر کی صاحبزادیاں تھیں وہ بھی حضرت محمد شاہ صاحب قبلہؒ کی بیعت میں داخل تھیں۔

نواب افضل الدولہ بہادر نے ازراہ عقیدت تین جاگیرات درسیوار اٹبلہ، بیگم پیٹھ، رضا گوڑہ، چڈرپہ، حضرت شاہ خاموش صاحب قبلہ کے نذر فرمایا۔ لیکن حضرت قبلہ نے ان کے لینے سے بوجہ کمال فقر انکار فرمایا۔ چنانچہ ان تینوں جاگیرات کے اسناد حضرت قبلہ کے موسومہ آج تک دفتر مال وملکی میں موجود ہیں ایک روز افضل الدولہ بہادر نے کئی لاکھ روپئے کے جواہرات کی ایک کشتی بھر کر روانہ فرمائی۔ حضرت سمجھے کے میوہ ہے یا آم ہیں کشتی کھولنے کا حکم دیا۔ پیشی کے لوگوں نے کشتی کھولی تمام جواہرات سے بھری دیکھ کر حضرت قبلہ ناخوش ہوئے ارشاد فرمائے کہ یہ جواہر فقیر

کے لیے کیا کام آئیں گے۔ واپس لے جاؤ۔ بالآخر پادشاہ موصوف کو اس کی اطلاع پیشی حضور کے ملازمین نے دی کہ حضرت ان سے ناخوش ہیں واپس فرمادیئے ہیں۔ حضرت قبلہ کے آباء واجداد کے نام سے بھی زمانہ قدیم سے جو جاگیرات ضلع بیدر میں تھے بڑوی پاڑا اور موضع شاہ پوران سے بھی دستبردار ہو گئے تھے۔

ایک روز کا واقعہ مشہور ہے کہ نواب افضل الدولہ بہادر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت کے حجرہ اقدس کا دروازہ بہت چھوٹا ہے۔ نواب افضل الدولہ بہادر کے سر پر ٹکر لگی۔ نواب صاحب نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اس خانقاہ کو منہدم کر کے بلند و بالاتر خانقاہ دومنزلہ بنوادی جاتی ہے۔ حضرت نے دریافت فرمایا کتنا روپیہ صرف کرو گے۔ بادشاہ نے کہا دو لاکھ روپئے۔ حضرت نے فرمایا صرف ایک لاکھ روپئے بھیج دو۔ ہم خود بنوالیں گے۔ چنانچہ فوراً ایک لاکھ روپیہ بنڈیوں پر آ گیا۔ حضرت نے فرمایا یہ سب حافظ منصب علی کے مکان پر لے جاؤ وہ بنادیں گے۔ وہ روپیہ سب حافظ منصب علی کے گھر پر پہونچا دیا گیا جو حضرت کے کار پرداز تھے۔ حضرت قبلہ نے انہیں حکم فرمایا کہ مکہ مسجد کے اندر اور باہر کا تمام فرش جو مسجد کی تعمیر کے وقت کا پرانا ہو کر اکھڑ گیا ہے۔ از سر نو اس کو بنوادو۔ چنانچہ تمام فرش کھدوادیا اور دیسی پتھر کا چوکا بنوا کر صحن مسجدی میں نیا فرش بنوادیا گیا جو آج تک موجود ہے اور اندر کے حصہ میں سفید گچی کا فرش بنوادیا گیا۔ اعلیٰ حضرت آصف سابع کے زمانے میں سرخ، سمنٹ کا فرش حضرت مولوی انوار اللہ فاروقی فضیلت جنگ خاں بہادر علیہ الرحمہ کے زمانہ میں کیا گیا ہے۔ حضرت نے پوری مسجد میں سفید سوتی قالین فرش بچھوایا تھا جس میں سے چند باقی ہیں جو اعلی حضرت کی تشریف آوری کے وقت بیچ کی کمان

میں بچھایا جاتا ہے۔ مکہ مسجد کے زمانہ قدیم کے کتابچوں میں تمام امور مذکرہ درج ہیں۔

پنج وقتہ نماز مکہ مسجد میں ادا فرمایا کرتے جب بہت ضعیف ہوگئے تو خانقاہ میں پڑھنے لگے ہمیشہ جمعہ کی نماز مکہ مسجد میں ادافرما کر واپس ہوتے ہی خانقاہ میں مجلس سماع شروع ہوجاتی جو مغرب تک ہوا کرتی۔ صرف نماز عصر کے لیے وقفہ ہوتا حضرت حافظ محمد علی قبلہ خیرآبادی علیہ الرحمہ اور مولانا میر شجاع الدین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اکثر جمعہ کی مجلس میں حضرت کے ساتھ شرکت فرمایا کرتے۔ حضرت شاہ خاموش صاحب قبلہ کے وصال کے بعد حضرت سید محمد ہاشم حسینی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ المعروف محمد شاہ قدس سرہ فرزند حضرت سید پیراں حسینی برادر کلاں سجادہ نشین ہوئے۔۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ بعد نماز جمعہ مجلس سماع بہت ہی گرم اور پر کیف ہورہی تھی کہ چند عربوں کے جوان لڑکے مسجد کے چبوترے پر صوفیوں کی نقل کررہے تھے ان نقل کرنے والوں میں جمعدار مسلم جنگ کے بھانجے محمد ہلال شاہ صاحب بھی تھے۔ حضرت شاہ خاموش صاحب کے ایک مرید وخلیفہ سید شاہ بشیر اللہ حسینیؒ راجہ سوری نے ان نقل کرنے والوں کی طرف حضرت کی توجہ دلائی جیسے ہی حضرت قبلہؒ کی نظر پر کیف محمد ہلال شاہ صاحب کی طرف پڑی ایک چیخ مار کر مسجد کے چبوترے سے نیچے خانقاہ کی طرف گرے اور تڑپنے لگے۔ بہت دیر گزر گئی ان کی کیفیت سخت صورت اختیار کرلی۔ حضرت نے ان کو اپنے سینہ مبارک سے لگالیا اور پانی دم کر کے ان کے چہرے پر چھڑکا تب انہیں سکون ملا۔ ہوش سنبھالنے کے بعد محمد ہلال شاہؒ حضرت کے قدموں سے جدا نہ ہوئے۔ گھر بار سب چھوڑ کر خانقاہ ہی میں سکونت اختیار کرلی اور سر حلقہ ذاکرین بنادیئے گئے۔ اور انتہائی ریاضت کے بعد

حضرت قبلہؒ نے خلافت سے سرفرازی بخشی۔ چنانچہ آج تک ہندوستان میں کوئی ملک ایسا نہیں ملتا جہاں حضرت ہلال شاہ قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے مرید موجود نہ ہوں۔ فخر الدین شاہ مرحوم ان کے خلیفہ نیک خصال تھے۔ دوسرے خلیفہ قمر الدین شاہ تھے۔ حضرت کے خلفاء میں ایک بڑے خلیفہ جی مشہور ہیں جن کا انتقال حضرت کی موجودگی میں ہوا اور حضرت خود ان کی سالانہ فاتحہ ادا فرمایا کرتے (حضرت کے بڑے خلیفہ صاحب جن کا ذکر پہلے آچکا ہے، ایک روز کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کے جوتے میں حضرت شاہ خاموش قبلہ علیہ الرحمہ کا پیر پڑ گیا تھا۔ پھر انہوں نے اس جوتے کو تکیہ میں سی لیا اور عمر بھر اپنے سرہانے رکھا) انہیں کی مزار شریف کے قریب قاری سلیمان مرحوم کا مزار ہے ایک خلیفہ حضرت سلطان الذاکرین برہان الدین شاہ قبلہ رحمتہ اللہ علیہ ذاکر و شاغل مشہور ہیں۔ مجلس سماع میں ان کا وجد و رقص با اثر اب تک آنکھوں میں ہے۔ ایک مستانہ وار عشق میں سرشار حضرت سید انعام اللہ شاہ بھی خلیفہ تھے جو بالکل درگاہ شریف سے متصل دفن ہیں۔ ذاکر و شاغل تھے۔ اور انکے کئی واقعات مشہور ہیں۔ 'یوم جدید و رزق جدید' روز کا روز سب کھلا پلا کر آرام فرماتے۔ کوئی چیز صبح کے لیے گھر میں نہ چھوڑتے خلیفہ حضرت احمد علی شاہ قبلہؒ جس دن سے حضرت قبلہ درگاہ میں دفن ہوئے پھر کبھی وہ درگاہ سے باہر قدم نہ رکھے۔ درگاہ شریف کی مسجد ہی میں (۵۰) سال معتکف رہے۔ خلیفہ حسن محمد شاہ بھی خلیفہ تھے۔ شب بیدار، دائم الصوم، عبادات سے فارغ ہو کر تمام رات 'دیدم عجب تماشہ دریا درون کشتی، کشتی درون دریا' رات بھر ٹہلتے ہوئے پڑھتے۔ ہمیشہ سر برہنہ تن برہنہ صرف ایک تہہ بند سیاہ رنگ پہنے تھے۔ صرف سحری کرتے

روزہ رکھتے۔ رندانہ مزاج وجد حال غالب۔ حضرت سید شاہ اسد اللہ حسینی راجہ سوریؒ اور حضرت سید راجو اللہ حسینیؒ، خلیفہ حضرت سید شاہ رضا حسینی بیدریؒ، حضرت ولی اللہ حسینی برادر خورد حضرت سید شاہ علی حسینیؒ سب خلیفہ مشہور زمانہ تھے۔ حضرت خواجہ پٹیل قبلہؒ مدرگی لم گنڈہ، صحرا نورد تھے قریب چٹگو پہ۔ حضرت احسان اللہ شاہؒ بھی خلفاء میں تھے۔ حضرت قبلہ نے عالم تجرد ہی میں چونکہ عمر گذار دی۔ چہرہ مبارک پر چادر کا نقاب رہتا تھا آنکھ بھر کر کسی کو نہ دیکھتے کسی کی آنکھ میں آنکھ نہ ملاتے۔ جس زمانہ میں بالکل خاموش شدت اختیار کر رکھی تھی ایک بار اپنے ایک پیر بھائی حضرت محمد شاہ قبلہؒ جن کا مزار پنجاب کے دریا مارکنڈے میں واقع ہے۔ بغرض ملاقات تشریف لے گئے۔ وہ حضرت مست قلندر مجذوب تھے نماز ظاہر کے پابند نہ تھے۔ انہوں نے حضرت قبلہ سے پوچھا، بات کیوں نہیں کرتے۔ حضرت نے اشارہ سے فرمایا، آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ انہوں نے کہا اگر آپ بات کریں تو میں نماز بھی پڑھوں، حضرت نے فرمایا آپ نماز پڑھا کیجئے۔ میں بات کیا کروں گا۔ اس وقت میاں محمد شاہ علیہ الرحمہ نے وضو کے لیے پانی لیا اور حضرت شاہ خاموش قبلہؒ کی امامت میں نماز پڑھی۔ اس وقت سے حسب معاہدہ حضرت نے بات چیت شروع کی۔ لیکن بارہ چودھ سال مسلسل بات نہیں کی تھی۔ اشارہ کے عادی ہو گئے تھے۔ آخر عمر تک بھی کم بات فرماتے تھے۔ حضرت قبلہ کے خرق عادات و کرامات ہزار ہا مشہور ہیں لیکن حضرت ان کے اظہار بیان سے ناخوش ہوا کرتے تھے اس لیے قلم ان خاص حالات کی تحریر سے قاصر ہے۔ مگر سابقہ سوانح نویسوں نے لکھا ہے کہ ایک روز جب کہ حضرت امروہہ میں بلول خاں کی مسجد میں تشریف فرما تھے

کہ ایک صاحب حضرت کے پاس حاضر ہو کر عرض کیے کہ میرا کئی ہزار کا زیور کھو گیا ہے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ العالم عبد الحق ردولوی قبلہؒ قدس سرہ کے توشہ شریف کی نیاز کر۔ اس شخص نے نیاز مان لی۔ زیور نہ ملا۔ وہ پھر حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا پہلے توشہ کی نیاز ادا کر و تعمیل حکم میں وہ صاحب بنئے کی دوکان پر گئے۔ ڈبہ سے ترازو میں بنئے نے جو شکر ڈالی اس میں زیور کی پوٹلی بھی شکر سے ساتھ گری۔ بنئے نے پوٹلی اٹھانی چاہی وہ صاحب نے پوٹلی پکڑ لی کہ یہ میری ہے۔ بنئے نے پوٹلی دے دی اور چور کا نام بتا دیا۔ وہ صاحب خوشی بخوشی حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نیاز توشہ شریف ادا کی گئی۔

ایک روز کا واقعہ یوں لکھا ہے کہ نواب افضل الدولہ بہادر شاہ دکن نے از راہ عقیدت نامپلی کا نبی باغ حضرت کی خدمت میں نذر کیا۔ حضرت قبلہ نے حضرت یوسف صاحب قبلہؒ و شریف صاحب قبلہؒ کی قربت کے لحاظ سے اسے قبول فرمایا۔ اس باغ میں روز اپنے کئی سو مریدین کے ساتھ سیر فرما رہے تھے ہر طرف کی آراستگی و صفائی دیکھیں لیکن ایک مقام غیر صاف حالت میں پڑا ہوا تھا۔ باغ کے داروغہ سے دریافت پر اس نے عرض کیا کہ اس جگہ ایک بڑا اژدھا ہے۔ اس کے ڈر سے کوئی وہاں جا کر صاف کرنے کی مجال نہیں رکھتا۔ حضرت مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور پانچ مریدین کو حکم دیا کہ تم جا کر اس اژدھے سے ہمارا سلام کہنا اور کہنا یہاں اب ہمارے رہنے کا قصد ہے تم دوسری طرف چلے جاؤ جیسے ہی ان مریدن نے حضرت کا حکم سنایا وہ اژدھا اپنے بٹھے سے نکلا اور مسجد کے سامنے سے حضرت یوسف صاحب شریف صاحب قبلہ قدس سرہ کی درگاہ کی جانب جو دروازہ

ہے اس میں ہوتا قبرستان کی طرف چلا گیا۔ اس کے پیچھے سینکڑوں تماشائی بھی دیکھ رہے تھے۔ پھر اسی مقام پر حضرت کا مزار مبارک اور گنبد شریف بنایا گیا۔۔

بہ زمانہ قیام مانک پور شریف وضو کے لیے پانی طلب فرمایا۔ پانی دستیاب نہ ہوا حضرت نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اس آم کے درخت سے پانی لو۔ آم کے چھوٹے پودے کو جو وہاں موجود تھا حضرت نے جھکا دیا درخت سے پانی نکل آیا۔ آج تک اس درخت سے پانی نکلتا ہے اور ہزارہا آدمی اس پانی کو دفع امراض کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس درخت کا قطر تقریبا (۶۰) فیٹ (ساٹھ فیٹ) ہے۔ اور تنا تقریبا (۱۴) فیٹ (چودہ فیٹ) بلند تھا۔ جس پر سے پانی نکلتا رہتا تھا۔ (اب یہ درخت باقی نہیں رہا)۔

بہ زمانہ قیام امروہہ ندی کو حضرت نے عبور فرمایا اور سینکڑوں لوگوں نے دیکھا اور تعجب کیا کہ حضرت خشک پا، ندی سے باہر آئے۔

آشنایانِ رہِ رشق دریں بحرِ عمیق   غرق گشتند و نہ بہ آب آلودہ
بگیر رسم تعلق ز بال مرغابی   بہ آب غوطہ زد و باز خشک پر برخاست

ترجمہ۔ تیراندازی کے راستے کو جاننے والے اس گہرے سمندر میں۔
ڈوبتے ہیں اور پانی میں تر نہیں ہوتے۔
مرغابی پرندے کے بال سے رسمی تعلق رکھ۔
وہ پانی میں غوطہ مار کر سوکھے پر نکلتا ہے۔

کو عملی جامہ پہنایا۔

حضرت شاہ خاموش قبلہ علیہ الرحمہ کے بڑے بھائی حضرت سید شاہ پیراں حسینی علیہ الرحمہ جو حضرت سید محمد ہاشم شاہ حسینی علیہ الرحمہ کے والد بزرگوار تھے وہ بھی حضرت ہی سے بیعت وخلافت رکھتے تھے۔ حضرت پیر دستگیر سید محمد ہاشم حسینی علیہ الرحمہ سندھی افواج کے صدر جمعدار تھے۔ حضرت شاہ خاموش صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے ایک روز اپنے خلیفہ حضرت بلال شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ خلیفہ بہبود علی شاہ ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ جمعدار محمد شاہؒ کو بلاؤ۔ یہ دونوں حضرت کی دیوڑھی پر پہونچے اور جمعدار صاحب قبلہ قدس سرہ سے فرمایا کہ حضرت نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ حضرت نے سواری نکالنے کی تیاری کا حکم دیا۔ تمام فوج اس زمانہ کے رواج کے مطابق ہاتھی گھوڑے، پالکی سب لوازمہ کے ساتھ سواری برآمد ہوئی اور خانقاہ عقب مکہ مسجد کی طرف روانگی عمل میں آئی جیسے ہی جمعدار صاحب موصوف اپنے پیرومرشد حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنے خلفاء و مریدن کو حکم دیا کہ ان کا لباس نیمہ جامہ و پگڑی اور ہزاروں روپئے کے قیمتی ہتھیار جو زیب تن تھے تمام اتارلو اور خود اپنا فقرانہ لباس اور خرقہ خلافت وسجادگی پہنا کر اپنا جانشین فرمادیا پھر جمعدار موصوف نے یہ نہیں دیکھا کہ دیوڑھی کہاں گئی اور صاحبزادگان کا کون خبرگیراں ہے۔ اپنے پیرومرشد کی خدمت اقدس میں خدمت گذاری سے حصولِ فیض میں مشغول رہے۔

جب اس واقعہ کی اطلاع نواب فرخندہ یار جنگ کلاں اور نواب نصیر جنگ سابق نے نواب مختار الملک کو دی نواب مدارالمہام موصوف نے خدمت جمعدار پر بڑے فرزند حضرت سید شاہ اکبر حسینیؒ کا تقرر فرمادیا۔ اس کے بعد حضرت شاہ خاموش قبلہ قدس سرہ کی علالت شروع ہوئی۔ اور حضرت سید شاہ اکبر حسینیؒ اور حضرت سید محمد شاہ

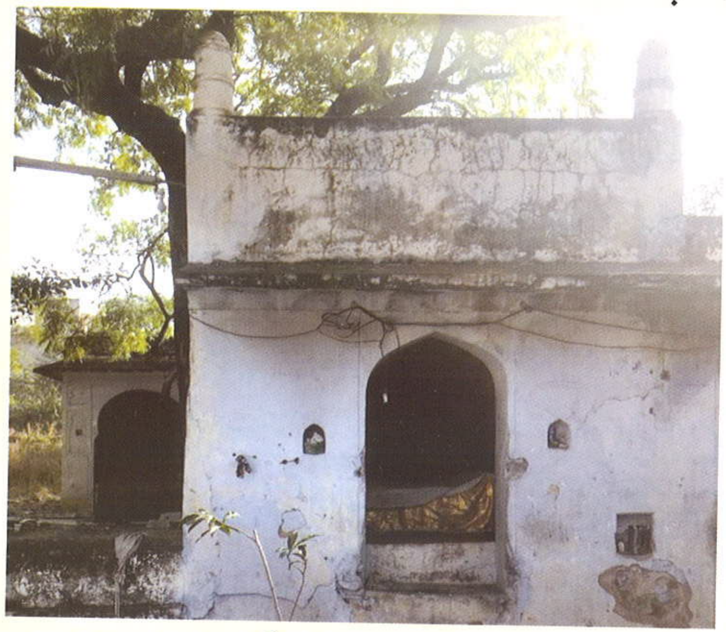
اصغر حسینیؒ قبلہ دونوں صاحبزادگان کو حضرت سید محمد شاہ ہاشم حسینی قبلہؒ نے اور ڈاکٹر محمد اشرف صاحب مرحوم نے بھی اپنے فرزند ڈاکٹر لقمان الدولہ بہادر اسٹاف سرجن شاہ دکن کو حضرت قبلہؒ کی بیعت میں داخل کر دیا۔ اس طرح ہزاروں مریدین و خلفاء نے اپنے اپنے فرزندوں کو بیعت میں داخل کیا۔ مزاج مبارک کی ناسازی زیادہ ہوتی گئی اور حکماء و ڈاکٹر مصروف علاج رہے۔ یکم ذی قعدہ بروز جمعہ تمام حکماء و خلفاء و معززین کی موجودگی میں حضرت پر غشی طاری ہوئی اور سبھوں نے سمجھا کہ وصال ہوگیا۔ چیخ و پکار شروع ہوگئی حکیموں نے بھی نبض دیکھ کر یقین کر لیا کہ وفات ہوگئی۔ لوگوں کی چیخ و پکار سے حضرت قبلہؒ متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ آج کیا دن ہے سبھوں نے عرض کیا کہ جمعہ کا دن ہے۔ حضرت نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا پیر کے دن پر رکھئے۔ بڑے فرخندہ یار جنگ جو بیٹھے ہوئے تھے معروضہ کئے کہ حضرت کی اختیاری بات ہے چند دن اور تشریف فرما رہیں تو مناسب ہے۔ حضرت نے جواب میں ارشاد فرمایا ﴿کل نفس ذائقة الموت﴾ بڑے فرخندہ یار جنگ اور حضرت محمد شاہ صاحب قبلہؒ نے اس آیت مبارکہ کو اس انداز میں ارشاد فرمایا کہ ہم سب کو موت کا ذوق ولذت محسوس ہوگئی۔۔

اس کے چار روز بعد پیر کے دن ۴ ذی قعدہ ۱۲۸۸ھ جب کہ حضرت قبلہؒ نے خانقاہ میں باجماعت ظہر کی دو رکعتیں ادا فرمائی تھیں۔ حالت نماز میں روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ مکہ مسجد میں لاکھوں کے مجمع نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

تواریخ و سوانح نویسوں نے لکھا ہے کہ مکہ مسجد کے اطراف جو بنگلے واقع تھے۔ چار مینار تک ان کی چھتوں پر ہزار ہا امراء عہدیدار موجود تھے۔ ہاتھیوں پر سے نیچے پاؤں رکھنے کو جگہ نہ ملی تو ہاتھیوں پر سوار ہی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ حضرت شاہ خاموش صاحب قبلہ قدس سرہ کے بعد حضرت مرشدی و مولائی نے اپنے منجھلے

صاحبزادے حضرت سید محمد اصغر حسینی صاحب عرف منجھلے میاں صاحب کو اپنی جگہ سجادہ نشین فرما کر بماہ محرم ۱۳۳۸ھ (۸۴) سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت سید محمد شاہ اصغر حسینی صاحب قبلہؒ نے حضرت سید محمد شاہ صابر حسینی محرم ۱۳۴۸ھ اپنی جگہ حضرت شاہ خاموش صاحب قدس سرہ کا سجادہ نشین مقرر فرمایا اور انہوں نے بہ زمانہ عرس شریف حضرت پیر و مرشد بتاریخ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ اپنی جگہ برخوردار، سید محمد شاہ قطب الدین حسینی علیہ الرحمہ کو سجادہ نشین مقرر کر دیا۔

حضرت سید محمد شاہ قطب الدین حسینی علیہ الرحمہ کا وصال ۲۷/ ذوالقعدہ ۱۴۰۲ھ بروز پنجشنبہ ہوا، راقم سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری کو ۳/ ذوالقعدہ ۱۴۰۰ھ کو بہ موقع عرس شریف حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ نے اپنا جانشین مقرر کیا، اپنے والد کے وصال سے آج تک فیض صابر یہ جاری ہے۔



مزار عارف باللہ حضرت حافظ بانکے علیہ الرحمہ

● عارف باللہ حضرت حافظ بانکے علیہ الرحمہ، حضرت شیخ المشائخ حافظ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے حضرت حافظ سید محمد حسین عرف حافظ بانکے صاحب خاص خلیفہ تھے۔ علوم ظاہری اور باطنی کے جامع تھے، اسرار عجیبہ اور نکات غریبہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے، پھر علوم ظاہری سے فارغ ہو کر حضرت حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ سن کر علوم باطنی حاصل کرنے کے واسطے مانک پور پہنچے اور حضرت کی دولت بیعت سے مشرف ہوئے۔

آپ ''حافظ بانکے'' کے نام سے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت پیرومرشد برحق نے ایک مرتبہ لباس سپاہیانہ پہنا ہوا دیکھ کر فرمایا تھا: ''تم بانکے ہو''۔ اس سے آپ ملقب بہ لقب ''حافظ بانکے'' کے مشہور ہو گئے۔ آپ نے پورا مجاہدہ کیا تھا، حضرت پیرومرشد برحق آپ کی ریاضت اور محنت دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اور خلافت عطا فرمائی۔ آپ کا سلسلہ جاری ہے اور صالحین اس میں موجود ہیں۔ ۷ ذی الحجہ ۱۲۸۰ھ بمقام جے پور وفات پائی، وہیں آپ کا مزار اندرون احاطہ درگاہ حضرت مسکین شاہ صاحب نیازیؒ فائز الانوار ہے۔ حضرت ناصر الدین عرف محمد ناصر خاں رحمۃ اللہ علیہ آپ حضرت حافظ بانکے صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ ریاضت اور مجاہدہ آپ کا پہلے بزرگوں سے ملتا جلتا تھا، مدتوں روزمرہ روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت میں مصروف رہتے تھے اور جو اذکار و اشغال پیرومرشد نے بتلائے تھے، نہایت اہتمام سے ان کو پورا کرتے رہے، آخر الامر خوش ہو کر حافظ صاحب نے آپ کو خلیفہ بنایا، اور اپنا قائم مقام کیا۔ ایک مخلوق نے آپ سے خدا کا نام سیکھا اور صدہا نے عقائد باطلہ سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

حضرت سید الطائفۃ الصابریہ مخدوم العالمین رضی اللہ عنہ سے آپ کو خاص نسبت تھی، جب نام نامی سنتے، بے اختیار رونے لگتے۔ ۲۲ شوال ۱۲۹۵ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ فیروز آباد ضلع آگرہ میں آپ کا مزار ہے۔

شاہ غازی الدین حضرت کے برادر زادہ وخلیفہ وجانشین تھے۔ حضرت شاہ مقصود علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اعظم خلفا میں سے تھے، ان کے جانشین عبدالکریم شاہ تھے، جناب واجد علی شاہ صاحب سندیلوی اور حافظ امیر حسن صاحب انبیٹھوی آپ کے خلفا میں سے تھے، اول الذکر سے سلسلہ جاری ہے، دوسرے صاحب بیعت نہیں کیے تھے، مگر اوقات کے پابند، جوانِ صالح تھے۔ حضرت حافظ بانکے صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک اور خلیفہ مرزا قائم الملک دہلوی علیہ الرحمہ تھے جن کا تعلق دہلی کے شاہی خاندان سے تھا ان کا وصال بھی حضرت حافظ بانکے صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے دن ہوا، مزار بمقام غوری پور شاہ آباد تحصیل تھانیسر ضلع کرنال ہے، ان کے خلیفہ حضرت فیض بخش صابری علیہ الرحمہ تھے۔

● حضرت خواجہ عبدالستار المعروف میاں پیر شاہ علیہ الرحمہ جو حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کے جانشین خاص وسجادہ مانک پور شریف تھے نہایت سادہ لوح متوکل آزاد منش شب بیدار ذاکر شاغل، حرارت ذکر اس قدر غالب عین شباب سردی میں ایک چادر سے زیادہ نہیں اوڑھتے تھے۔ فنا فی الشیخ میں اس قدر غرق کہ تمام حرکات سکنات شکلِ شمائل حضرت پیرومرشد حافظ صاحب قبلہؒ کے مماثل تھے۔ سب درویش اور خلفاء تمنا کرتے تھے کہ پیر شاہ سے توجہ حاصل کریں۔ جذب زیادہ

رہتا تھا۔ ہزاروں مرید ہوئے کبھی ہوش رہتا کبھی بیہوش ہوجاتے۔ حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کے بازو میں برابر دفن ہیں۔

● **حضرت مولوی میر امانت علی شاہ علیہ الرحمہ** ساکن امروہہ

'حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کے خلفا میں زیادہ مشہور ہوئے۔ عارف واصل اور شیخ کامل تھے، ابتدا ہی سے آپ زیور تقویٰ اور پرہیز گاری سے آراستہ تھے، علوم ظاہری آپ نے بہ مقام دہلی حاصل کیے تھے اور طریقت کے آداب ابتدا میں حضرت شاہ غلام حسین صاحب خلیفہ حضرت اخوند فقیر صاحب اور حضرت حافظ کامگار خان صاحب سے سیکھے تھے مگر چوں کہ آپ کی استعداد غالب تھی، حسب ہدایت حضرت حافظ بانکے صاحب علیہ الرحمہ مانک پور پہنچ کر حضرت حافظ قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوکر دولت بیعت سے مشرف ہوئے، اور حسب ارشاد فیض بنیاد حافظ صاحب علیہ الرحمہ ذکر جہر اور اسم ذات کی ورزش کو خوب ریاضت اور محنت سے ادا کیا۔ حضرت حافظ صاحب نے دولت خلافت سے مشرف فرمایا اور اپنے جملہ خدام پر ممتاز کردیا۔

حضرت پانچوں وقت جماعت کے ساتھ نماز مسجد میں ادا کرتے تھے، اشراق و چاشت و دیگر نوافل برابر ادا کرتے تھے، مرض موت تک حضرت سے جماعت فوت نہیں ہوئی۔ ۱۹؍ذی قعدہ ۱۲۸۰ھ میں حضرت نے وفات پائی' حضرت کا مزار دہلی دروازہ قریب مزار میاں محمد شاہؒ ہے۔ آپ کے کئی خلیفہ ہوئے۔ شاہ سعادت اللہؒ آپ کے قدیمی خادم اور خلیفہ تھے، اُن کے خلیفہ میر غلام حسین امروہیؒ ہوئے۔

اُن کے خلیفہ حکیم اعظم علی دہلوی ہیں اور حکیم اعظم علی صاحبؒ نے شاہ عنایت احمد صاحب قدوسیؒ کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ حکیم اعظم علی صاحبؒ ہر مہینہ کی ۱۳؍تاریخ کو حضرت مخدوم العالمین کلیری کی فاتحہ دلواتے اور ختم کے بعد مجلس سماع منعقد کرتے ہیں۔

حضرت علیہ الرحمہ کے خلفا میں ایک خلیفہ حضرت مولوی نوازش علی صاحب ساکن ضلع ہوشیارپور مرد صالح بابرکت تھے۔ کئی سال کلیر شریف میں حاضر ہوتے تھے۔ جناب مولانا سید عبدالعزیز صاحب انبیٹھوی آپ کے خلیفہ ہیں۔ آپ کے خلفاء میں عبدالرحیم و عبدالرحمٰن ترچناپلی بھی تھے۔



درگاہ شریف حضرت میاں محمد شاہ علیہ الرحمہ، واقع ٹھسکہ شریف

● **حضرت میاں محمدؐ شاہ علیہ الرحمہ** ساکن رام پور۔ آپ نواب رامپور کے رسالہ میں رسالدار تھے اور درویشوں سے سخت خصومت رکھتے تھے اور فقراء کو ہمیشہ بُری نظر سے دیکھتے تھے۔ ایک مرتبہ رسالہ رامپور سے شملہ جارہا تھا اثناء راہ میں مانک پور ملا وہاں رسالہ قیام کیا چاروں طرف سے فقراء نظر

آئے۔ ان کو دیکھ کر کہا یہاں بہت مکار جمع ہیں ان کے صدر کی خبر لو۔ بہت ہی غصہ سے ہنٹر لیتے ہوئے حضرت حافظ قبلہؒ کے پاس آئے حضرت فقراء کے جھرمٹ میں حلقہ میں تشریف فرما تھے آپ ہمیشہ اپنے رُخ پر چادر مبارک رکھتے تھے ایک دم حضرت چادر مبارک ہٹا کر اپنی نظر جلال فرمائے محمد شاہ رسالہ دار بیہوش ہوکر گر گئے ایک دو روز کے بعد ہوش میں آئے۔ رسالہ والے تمام پریشان ہو گئے تھے رسالہ والوں کو حکم دیا اب تم سب چلے جاؤ میں نے ملازمت چھوڑ دیا کئی روز کے بعد حضرت حافظ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے فرمایا اب تم یہاں سے چلے جاؤ آپ نے کہا میں اب یہ در نہیں چھوڑتا۔ فرمایا یہاں سے چلے جاؤ اور مارکنڈہ ندی کے درمیان بیٹھ جاؤ تم یہاں نہیں آنا ہم خود وہاں آئیں گے اور حضرت میرانجی صاحب قبلہ بھی تشریف لائیں گے فوراً حکم کی تعمیل کی گئی جا کر بیچ ندی کے بیٹھ گئے۔ ندی بہت بڑی ہے بارش میں کئی میل پھیل جاتی ہے جب موسم بارش شروع ہوا کئی آدمی آپ کے پاس جا کر کہے یہ ندی بہت زوروں پر چلتی پھر آپ بارش میں ندی سے ہٹ جایئے۔ آپ نے فرمایا حافظ اللہ کا بٹھایا ہوا ہوں یہاں سے ہل نہیں سکتا۔ ندی بہت زوروں پر آئی اور چلی گئی۔ آپ ویسے ہی بیٹھے رہے معلوم ہوا پانی جس وقت کثرت سے آیا اُس وقت حضرت میرانجی صاحب قبلہ اور حضرت حافظ صاحب قبلہ ان پر سے پانی کو روک رہے تھے جب سے آپ اپنے پیر و مرشد کو حافظ اللہ فرماتے تھے پھر کیا تھا مخلوق کا ہجوم آپ کے پاس ہونے لگا۔ حضرت حافظ صاحب قبلہ تشریف فرما ہوئے اور لکڑی سے لکیر کر کے فرمایا یہ ندی ادھر سے جائے گی۔ جہاں سے لکیر فرمایا تھا اُس وقت سے ندی ہٹ گئی۔ اب اُسی مقام پر آپ کا گنبد اور خانقاہ بن گئی۔ بہت فتوحات آپ کے پاس آتے اور آپ سب پیر و مرشد پر نثار فرما دیا کرتے۔

بلند دروازہ احاطہ درگاہ و حوض اتنا بڑا ہے کہ دروازہ آٹھ دس میل سے نظر آتا ہے۔ اب دروازہ کسی نواب و راجہ کا نہیں ہے حوض اتنا بڑا ہے اس طرف سے دیکھو تو دوسری طرف آدمی چھوٹا نظر آتا ہے پہاڑوں کے ذریعہ پانی کا پختہ نالہ بنایا گیا ہے بہر حال آپ کے پاس جو فتوحات آتے تھے سب پیر و مرشد کی خانقاہ و درگاہ شریف کی تعمیرات و لنگر میں صرف فرمایا کرتے۔ ایسے ہزاروں خرقہ عادات کشف و کرامات ہیں جس کو لکھنے کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ آپ کو بواسیر کا مرض بھی تھا۔ آخر بتاریخ محرم الحرام ۱۲۸۶ ہجری وصال فرمایا۔ مزار اُسی مقام پر ہے جہاں ندی میں آپ بیٹھ گئے تھے اب روضہ گنبد و خانقاہ بنی ہوئی ہے۔ سالانہ عرس ہوتا ہے۔ ٹھسکہ شریف میراں جی صاحب کے مزار کے قریب ہی ہے۔



مزارات خلفاء حضرت حافظ محمد موسیٰ قبلہ قدس سرہ، مانک پور شریف

● حضرت خواجہ عبداللہ شاہؒ امروہوی علیہ الرحمہ مانک پوری

حضرت حافظ محمد موسیٰ صاحب کے خلفا میں خواجہ عبداللہ امروہیؒ بھی اچھے بزرگ تھے۔ مزار مقدس ان کا مانک پور شریف ہی میں ہے۔ ان کے خلیفہ حضرت صندل شاہ صاحب

رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ہیں، حضرت مولانا سید عبداللہ صاحب شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ نے اجازت بیعت عطا فرمائی تھی۔ آپ کا سلسلہ امروہہ مراد آباد میں جاری ہے۔

● **حضرت سید امانت علی شاہ علیہ الرحمہ** ساکن موضع چھچو پورہ متصل قصبہ ہلدور ضلع بجنور یوپی کے ہیں۔ ان کے والد ترک وطن کر کے موضع کاٹھہ کدہ ستلج پار سکونت پذیر تھے یہ حضرت والد کے ہمراہ حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کے مرید ہوئے۔ تاحیات مانکپور سے قدم باہر نہ رکھا وہیں دفن ہوئے۔ حضرت کا مزار چھوٹی گنبد میں احاطہ درگاہ شریف مانک پور میں واقع ہے۔

● **حضرت حاجی مسکین شاہ علیہ الرحمہ** ساکن قصبہ ماجرہ' نہایت بزرگ و عابد تھے۔ آپ کا مزار شریف منے مانجرہ میں واقع ہے۔ ان کے خلیفہ میاں کریم شاہ پنجابی نہایت بزرگ صاحب تجرید مہمان نواز غازی تھے۔ ایک حجرہ ایک پختہ مسجد قلعہ میں ہے۔

● **حضرت مولوی شیخ حسین بخشؒ بن شیخ نعمت اللہ قریشی صدیقی علیہ الرحمہ** ساکن امروہہ نہایت عارف کامل مجیب الدعواۃ کارپرداز عالم فاضل' صاحب ارشاد' کثرت سے لوگ مرید ہوئے۔ تین صاحبزادہ جن میں حسن و محسن رضوان تھے۔ محلّہ بٹوال میں رہتے تھے اور مانک پور شریف پائین مزار مبارک روضہ شریف دفن ہیں۔

● **حضرت میاں حاجی حافظ غلام علی شاہ علیہ الرحمہ**، اول راجپوت ہندو تھے' حضرت کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے خلیفہ ہوئے فقیری میں کمال حاصل کیا۔ امروہہ میں ان کے کثرت سے مرید ہیں۔ آپ حلقہ میں بیٹھ کر ذکر کیا کرتے تھے آپ کے حلقہ ذکر کا اتنا اثر ہوتا تھا کہ سینکڑوں مخلوق گرویدہ ہو جاتی تھی۔

آپ حضرت حافظ سید موسیٰ علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ جس مسجد امروہہ میں ذکر جہر ہوتا تھا وہاں آپ کی صحبت کی برکت سے در و دیوار سے اللہ اللہ کی آوازیں آتی تھیں اور ہر کوچہ و بازار سے اللہ اللہ کی صدا سنائی دیتی تھی۔ آپ کے فرزند کلاں مولوی محمد انوار الحق سجادہ نشین ہوئے۔ اور حافظ اسرار الحق اور مولوی اظہار الحق فرزندان تھے۔ یہ اپنے پدر بزرگوار کے مرید تھے۔

● **حضرت میاں محمدؐ شاہ مجذوب علیہ الرحمہ** حضرت حافظ قبلہؒ کے خلیفہ تھے جن کی مزار دریاء مارکنڈے تھانیسر (ہریانہ) میں واقع ہے۔ میاں پیر شاہ اور سائیں عبدالرحیم علیہ الرحمہ مرید حضرت حافظ قبلہؒ کے مزارات بھی حضرت کے قریب واقع ہیں۔

● **حضرت میاں عبداللہ شاہ تھانیسری علیہ الرحمہ** زاہد عابد مہمان نواز تھے' آپ خلیفہ اجل حضرت حافظ موسیٰ علیہ الرحمہ ہیں۔ وجہ تصفیہ قلوب مستفتیان سے توجہ کامل فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی تاریخ وفات ۲۸ ذی قعدہ ۱۲۸۸ ہجری ہے۔ شیر علی خاں رئیس اعظم مراد آباد آپ کے مرید تھے۔

● **حضرت میاں جان اللہ شاہ خان علیہ الرحمہ** کانپوری' مانک پور شریف سے چار کوس کے فاصلہ پر ہے۔ علم تسخیرات عملیات کے ماہر' مزاران کا موضع مذکور میں ہے۔

● **حضرت سید حیدر علی علیہ الرحمہ** حسنی اولاد حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانیؓ' آپ کا مزار دہلی دروازہ کے پاس ہے۔

● **حضرت میاں حضرت احمد علی شاہ عباسی علیہ الرحمہ** گوشہ نشین شاکر و ذاکر تھے۔

حضرت حافظ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کا نظم کردہ شجرہ مبارک جو زبان فارسی میں ہے
اس کو احقر نے اس فقیر تک مکمل کر کے اردو ترجمہ کے ساتھ شامل اشاعت کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق حق حق

شجرہ مبارک خاندان چشتیہ صابریہ منظوم

خداوند توئی معبود عَالم
اے پروردگار تو ہی عالم کا معبود ہے
توئی خلاق مخلوقِ تو اشیاء
تو ہی پیدا کرنے والا ہے تمام چیزیں تیری ہی مخلوق ہیں
زرحمت یک نگاہے سوئے ماکن
تم اپنی مہربانی سے ایک نگاہ ہم پر بھی ڈالو
دلم راکن زِسوزِ عشق بریاں
میرے دل کو تیرے عشق ومحبت میں جلتے رہنے دے
بہر دم رب ارنی می کند دل
ہرگھڑی میرا دل تیرے دیدار کا مطالبہ کرتا رہتا ہے
زِعشقِ خود گرم کن سینۂ ما
ہمارے سینہ کو تیری محبت سے ہمیشہ گرم رکھ
بشکرِ خود زبانم را شکردہ
تمہاری شکرگذاری کرنے کیلئے ہمارے زبان میں مٹھاس پیدا کردے

خداوند توئی مقصُودِ عالم
اے پروردگار تو ہی عالم کا مقصود ہے
توئی رزاق مرزوقِ تو احیاء
تو ہی رزق دینے والا ہے اور جاندار تجھ سے ہی رزق لیتے ہیں
حجابِ خویش دور ازروئے ماکن
جو حجاب تمہارے اور ہمارے درمیان ہے اُسے دور کرو
زِ آبِ اشک چشمم دار جریان
آنکھوں کے پانی سے ہماری آنکھوں کو بہتے رہنے دے
زِزخم لن ترانی نیست بیدل
تو نہیں دیکھ سکتا کہکر میرے دل کو نا اُمید نہ کر
برُوں کن حرص و حسد و کینۂ ما
باہر کردے حرص اور حسد اور کینہ کو ہمارے سینہ سے
بذکر خود دِل مارا ظفردِہ
تم اپنے ذکر سے ہمارے دل کو قوت بخش دے

مرا منظور کن در نظر پیران
ہمکو بزرگوں کا منظور نظر بنا
زِنصرت طالع یارب چہ نازم
میں اپنی خوش بختی پراے پروردگار کتنا ناز کروں
بحقِ آں نظام الدین اکبر
اے پروردگار! نظام الدین اکبر کے طفیل سے
خداوند بحق قطب دینم
اے پروردگار میرے قطب الدین کے طفیل
بحقِ شاہ صابر یا الٰہی
پروردگار حضرت صابر کے طفیل
بحق پیر سیّد شاہ اصغر
اے پروردگار میرے پیر حضرت اصغر کے طفیل
بِاین ہاشم حسینی شاہ محمدؐ
پروردگار حضرت ہاشم حسینی کے صدقہ میں
بآنِ سید معین الدین شاہم
حضرت شاہ معین الدین کے طفیل
خداوند بحقِ پیر حَافظ
پروردگار پیر حافظ کے طفیل
خداوند بحقِ سید اعظم
پروردگار سید اعظم کے طفیل

خدایا درپے ایشان بمیران
اے پروردگار حضرت میراں اور دیگر بزرگوں کے طفیل
کہ نامِ خواجگان راشرح سازم
کہ میں ان بزرگوں کے نام لے رہا ہوں اپنی زبان سے
فضل کن یا الٰہی روز محشر
قیامت کے دن اپنا فضل و کرم فرما
مضاعف کن بہ ایمان و یقینم
میرے ایمان و یقین میں دوگنا اضافہ کردے
قبولم کن دعاء صبح گاہی
صبح کی میری دعاؤں کو قبول فرمادے
الٰہی دہ مرا عشقِ پیمبرؐ
اے پروردگار میرے پیغمبر کی محبت عطا فرما
دلم را نور دہ از حُب احمدؐ
اے پروردگار حضرت احمد (رسول اللہ) کے نور سے میرے سینہ کو بھردے
بملکِ جاودان نمائے راہم
ہمکو راہِ عقبیٰ کی رہبری فرما
زمکرِ نفس شیطاں باش حافظ
نفس شیطان کے مکر سے ہمکو محفوظ رکھ
شرابِ بیخودی نوشان بہر دم
بیخودی کی شراب سے مجھے ہمیشہ مخمور رکھ

بحقِ پیر سالم خداوندا بحق پیر سالم
پروردگار پیر سالم کے طفیل
زآفاتِ دو عالم دار سالم
دوجہاں کی آفتوں سے ہمکو محفوظ رکھ

بحقِ قطبِ سید بھیک میران
مالک حضرت بھیک میراںؒ کے صدقہ میں
خدایا دار در زمرہ فقیران
اے خدا ہمکو تیرے ہی در کے فقیروں میں رکھ

بحقِ شاہِ شاہاں بوالمعالی
اے خدا بادشاہوں کے بادشاہ حضرت ابوالمعالی کے طفیل
خدایا دِہ جمالِ لایزالی
اے اللہ رب لایزال کا حسن ہمکو دکھادے

خداوندا بحقِ شیخ داؤد
مالک حضرت داؤد کے صدقہ میں
مرادر ذاتِ مطلق ساز نابود
ہمکو اللہ کی ذات میں فنایت عطا کر

خداوندا بحقِ شیخ صادق
مالک حضرت شیخ صادق کے طفیل
براہِ خویش مارا دار صادِق
اپنے راستہ کا ہمکو پکا پیرو بنا

بحقِ بو سعیدِ ابن نورزم
مالک حضرت ابو سعید نور الدینؒ کے طفیل
بروز و شب بِدہ باخود حضورم
رات اور دن تیرے دیار کی حاضری عطا کر

بحقِ آں نظام الدین بلخی
پروردگار حضرت نظام الدین بلخی کے طفیل
دہانم ساز شیریں وقتِ تلخی
موت کی تلخی کے وقت ہمارے منہ کو میٹھا رکھ

بحقِ آں جلال الدین محمود
حضرت جلال الدین محمود کے صدقہ میں
خدایا خائتمہ ماساز محمود
اے پروردگار ہمارا خاتمہ اچھا کر

بحق قطبِ عالم عبدالقدوس
پروردگار قطب عالم عبدالقدوس کے طفیل
بہ عشقِ خود مدامم دار محبوس
تو اپنی محبت میں ہمیشہ ہمکو گرفتار رکھ

بحقِ آں محمدؐ عارفِ حق
پروردگار عارف حق کے صدقہ میں
خدایا کن حجاب ازروئے ماشق
ہمارے چہرہ سے پردہ کو پھاڑ کر ہٹادے

خداوند بحق عارفِ احمدؐ
پروردگار عارف احمد کے طفیل
مُلبَّب کن دلم از نور بے حد
ہمارے دلوں کو نور سے لبالب بھردے

بحقِ شیخ عبدالحقِ مخدوم
پروردگار حضرت شیخ عبدالحق مخدوم کے طفیل
نہ سازی از جمالِ خویش محروم
تو اپنی جمال سے ہمکو محروم مت رکھ

بحقِ آں جلال الدین پیرم
مالک حضرت پیر جلال الدین کے طفیل
خداوندا بکن روشن ضمیرم
میرے ضمیر کو روشن کردے

خداوند بحقِ شمس دینم
میرے ملک حضرت شمس الدین کے طفیل
بسوئے عمل صالح دہ یقینم
نیک کام کی طرف میرے قدم مضبوط رکھ

بحقِ آن علاؤالدین صابر
حضرت علاء الدین صابرؒ کے صدقہ میں
خدایا دار در ہر حال صابر
مالک ہمکو ہر حال میں صبر عطا فرما

بحقِ آن فرید الدین مسعود
حضرت فرید الدین مسعود کے صدقہ میں
نگہداری زِکید ابلیس مردود
ابلس مردود کے دھوکے سے محفوظ رکھ

بحقِ خواجہ قطب الحق والدین
حضرت قطب الدین بختیار کاکی کے طفیل
رسانی در مقام قرب و تمکین
مجھ کو تیرے قرب کے مقام پر پہنچادے

باآن خواجہ معین الدین الٰہی
حضرت خواجہ معین الدین رحمتہ اللہ کے صدقہ میں
بدہ شوقِ جمال خود کماہی
ہمکو تواپنے جمال کے حاصل کرنے کا شوق دے جیسا کے تیرا جمال ہے

خداوند بحقِ خواجہ عثماں
پروردگار حضرت خواجہ عثمان کے صدقہ میں
دلم معمور کن از نور عرفاں
تیرے عرفان کے نور سے ہمارے دل کو آباد کردے

باآں حاجی شریف خواجہ ما
حضرت حاجی شریف کے طفیل
برویم باب وصل خویش بکشا
تمہارے وصال کی راہ ہمارے سامنے کھولدے

خداوند بحق خواجہ مودود
اے خدا حضرت خواجہ مودود کے طفیل
بحقِ خواجہ یوسف ناصر الدین
حضرت خواجہ یوسف ناصر الدین کے صدقہ میں
خداوند بحقِ بو محمدؐ
پروردگار حضرت بو محمدؐ کے طفیل
خداوند بحقِ خواجہ احمد
یا اللہ حضرت خواجہ احمد کے طفیل
خداوند بآن اسحاق شامی
پروردگار حضرت اسحاق شامی کے طفیل
خداوندا بحقِ علوِ ممشاد
اے پروردگار حضرت علو ممشاد کے واسطے
بحقِ آن ہُبیرہ خواجہِ بَصر
مالک حضرت خواجہ ہبیرہ بصری کے طفیل
بحقِ آن حُذیفہ خواجہ مرعش
اے اللہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی کے صدقہ
بحقِ خواجہ ابراہیم ادہم
حضرت خواجہ ابراہیم ادھم کے طفیل
بفضل آن فضیلِ پیر زیبا
اے اللہ حضرت فضیل کے طفیل

بریں مسکین مکن ابواب مسدود
اس غریب پر تیرے کرم کے دروازے مت بند کرے
دلم را صاف کن از کبر و کینہ
میرے دل کو تکبر اور کینہ حسد سے پاک رکھ
مشرف کن بدیدارِ محمدؐ
محمد عربی کے دیدار سے ہمکو مشرف کر
بریں بیچارہ فرما رحمت خود
اس بیچارے پر اپنی رحمتیں نازل فرما
بہ سلک خواجگان داری مدامی
مجھ کو ہمیشہ بزرگان دین سے وابستہ رکھ
بوصل خویش ما را ساز دل شاد
اپنے وصال سے ہمارے کو خوش کر
خداوند امان دہ در دمِ حشر
حشر میں ہمکو امن عطا فرما
خلاصی دہ ز دستِ نفس سرکش
سرکش نفس کے پھندوں سے ہمکو نجات دے
غم خود مونسِ ما ساز ہر دم
تو اپنے غم کو ہمیشہ ہمارے شریک حال رکھ
مکن محتاج در دنیا و عقبیٰ
تو دنیا اور آخرت میں ہمکو کسی کا محتاج مت کر

خداوند بحق عبدالواحد
اے اللہ حضرت عبدالواحد کے واسطے
خداوندا بحقِ حسن بصری
اے پروردگار حضرت خواجہ حسن بصری کے طفیل
خداوندا بحقِ شاہِ مردان
اے اللہ حضرت علی شاہ مردان کے طفیل
بحقِ آن محمدؐ صاحب تاج
حضرت رسول خدا سرتاج کا واسطہ
رسانِ یارب بعددِ کل ذرہ
اے پروردگار ہر ہر ذرہ کے تعداد کے مطابق
خداوندا بحقِ خواجگانم
اے خدا میرے خواجگان کے طفیل
بحقِ خواجگانِ اہل چشتم
خواجگان اہلِ چشت کے طفیل
ہمہ این خواجگان را در جنابت
ان تمام خواجگان کو پروردگار میں تیری بارگاہ میں
جز ایں اسماء و گر حیلت ندیدم
ان حضرات کے سوا کوئی دوسرا میرا راستہ نہیں
تمامی حاجتِ ما را بر آری
ہماری جتنی حاجتیں ہیں ان کو تو پوری فرما

نگہداری مرا از شر حاسد
حاسد کی نظر سے ہمکو محفوظ رکھ
بروں کن از سرم اوصاف بشری
میرے سر سے بشریت کے صفتوں کو زائل کردے
تمامی دشمنان را ردِ بگرِ دان
میرے دشمنوں کو سب رد کردے
مکن جز ذات سوئے غیر محتاج
تو اپنے سوا کسی دوسرے کا محتاج ہمکو نہ بنا
صلوٰۃ از ما بر احمد الفِ مرہ
احمد مجتبیٰ صلعم پر ہماری طرف سے درود پہنچا
بگردان از گروہ تائبانم
مجھ کو توبہ کرنے والوں کے گروہ میں شامل فرما
بہ بخشی جملہ کردار زشتم
جتنے میرے غلط اعمال ہیں سبکو بخش دے
شفیع آوردہ ام باصد نیازت
اپنا شفیع بطور لیکر بصدِ عاجزی حاضر ہوا ہوں
بدرگاہت ہمیں وصلت گزیدم
تیری درگاہ تک اپنے لوگوں کو اپنا پہنچانے والا قرار دیتا ہوں
بہ سلکِ خواجگان ما را بداری
ہمکو ان بزرگوں سے وابستہ رکھ

بسر کن عمر درین خاندانم
میری زندگی اسی خاندان سے وابستہ رکھ

رجا دارو زِالطافِ تو احقر
آپکے کرم سے اس احقر کی یہ امید وابستہ ہے

قبول از حافظ موسےٰ رضا جو
حافظ موسیٰ جو تیری مرضی کا طالب ہے

قبول از حافظِ موسےٰ خداوند
اے پروردگار حافظ موسیٰ کے طرف سے اس کو قبول فرما

قبول از من آلہی این مناجات
اے اللہ میرے طرف سے اس التجا کو قبول فرما

ہر آن کو خواندِ این شجرہ شب وروز
وہ شخص جو اس شجرہ کو صبح وشام پڑھا کرے

حشر کن در صفِ این خواجگانم
اور اپنی بزرگوں کی صف میں ہمارا خاتمہ کر

سگِ ایں خواجگان خوانی بہ محشر
کہ قیامت میں ان بزرگوں کا کتا کہکر مجھ پکارے

مناجایتکہ پیشت کردیا ھو
یہ مناجات جو میں پیش کیا ہوں اسکو قبول فرما

زویدِ غیرِ خود چشم فرو بند
میری آنکھیں تیرے سوا کسی دوسرے کو دیکھنے سے بند ہوجائیں

بکن مفتوح ابواب سعادلت
اور سعادتوں کے دروازے میرے لئے کھول دے

خدایا کن بہ عشقِ خود دل افروز
محبت سے اُسکے دل کو روشن کردے

خداوندا مصنفِ شجرہ رابخش
اے اللہ اس شجرہ کے مصنف کو بخش دے

نویندہ وہم خوانندہ را بخش
اور اسکے لکھنے پڑھنے والے کو بخش دے